اُردو زبان کا لسانیاتی تجزیہ

شمشاد زیدی

لکچرر

اُردو ٹیچنگ اینڈ ریسرچ سنٹر سولن، ہماچل پردیش

(سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز میسور)

اُردو زبان کا

لسانیاتی تجزیہ

شمشاد زیدی

(لیکچرر)

اُردو ٹیچنگ اینڈ ریسرچ سینٹر، سولن، ہماچل پردیش

(سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز، میسور)

تعارف

لسانیات کا علم اب کافی عام ہوتا جا رہا ہے لیکن اردو زبان میں لسانیات کے کام میں ہم ابھی بہت پیچھے ہیں ہندوستان کی دیگر زبانوں میں لسانیات کے نت نئے تجربات ہو رہے ہیں اور لسانیات کی ہر نئی تھیوری کا اطلاق ہندوستانی زبانوں پر کیا جا رہا ہے ہندی اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں نہ صرف چامسکی (NOAM CHOMSKY) کی تبادلی تخلیقی قواعد (TRANSFORMATIONALGENERATIVE GRAMMAR) پر مواد بھی موجود ہے بلکہ فلمور (CHARLES FILMORE) کی حالتی قواعد (CASE GRAMMAR) کا اطلاق بھی ان زبانوں پر ہو چکا ہے۔ لیکن اُردو میں لسانیات کا کام تاریخی لسانیات اور اُردو کے آغاز و ارتقاء کے مسائل سے ابھی آگے نہیں بڑھا ہے۔

شمشاد زیدی اس لئے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اردو زبان کا تجزیہ توضیحی لسانیات کی روشنی میں کیا ہے۔ اُردو زبان کے لسانیاتی تجزیے پر توضیحی نقطۂ نظر سے لکھی گئی اُردو میں غالباً پہلی باقاعدہ تصنیف ہے۔

مصنف نے لسانیات کا علم براہ راست حاصل کیا ہے اور اُردو کی درس و تدریس کے کاموں سے وہ پچھلے کئی سالوں سے وابستہ ہیں۔ یہ کتاب علم لسانیات میں انکی دلچسپی، دلسوزی اور محنت و ریاضت کا نچوڑ اور اردو کے تعلیمی و تدریسی تجربات کا نچوڑ پیش کرتی ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب نہ صرف اردو زبان کے معلمین اور طلبہ کے لئے مفید ثابت ہوگی بلکہ اردو زبان سے دلچسپی رکھنے والے عام قارئین بھی اس سے استفادہ کرسکیں گے۔

مرزا خلیل بیگ

پرنسپل

(اُردو تدریسی و تحقیقی مرکز، سولن)

۲۶ جنوری ۱۹۷۹ء

طبع اول : اکتوبر ۱۹۷۹ء
تعداد : پانچ سو
قیمت : دس روپے
طابع : کتاب کار۔ کٹھیلا، جی۔ ٹی۔ روڈ، علی گڑھ

دستیاب :

شمشاد زیدی، یو۔ ٹی۔ آر۔ سی
سپرون۔ سولن، ہماچل پردیش۔ 173211

انجمن ترقی اردو ہند، راؤز ایونیو، اردو گھر ۲۱۲
نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ

مصنف کی دیگر مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں:-

(۱)	اپنی بولی پہلا، دوسرا اور تیسرا حصہ سی آئی آئی ال۔ کے ڈی ایس ورکنگ پیپرز۔	مطبوعہ
(۲)	ہندی کے دُوارا اُردو لپی۔	"
(۳)	اُردو اسکرپٹ تھرو انگلش۔	زیر طبع
(۴)	لغت لسانیات۔	"
(۵)	اے لنگوسٹک انالیسس آف اردو لینگویج۔	"
(۶)	اُردو قواعد۔	"
(۷)	لسانیات اور اردو۔	"
(۸)	اُردو کا ارتقا: ایک تعارف۔ (ترجمہ) از ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ۔	"
(۹)	اُردو ڈِڈُل ایڈ (اردو پڑھیے)۔	"
(۱۰)	اُردو مرکبات۔	"

انتساب

مشفق والد صاحب کے نام

جن کی محبت سے

ہمیشہ محروم رہا

فہرست

پیش لفظ

اگرچہ اردو میں صوتیات اور فونیمیات وغیرہ پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے
لیکن ایسی کوئی کتاب نہیں ملتی جس میں اردو کے سبھی لسانیاتی پہلو یکجا کر دیے
گئے ہوں۔ مختلف مضامین کی شکل میں لسانیات کے موضوع پر جو مواد
دستیاب ہے اُس میں زیادہ تر بحث کا کام دوسرے مصنفین کے حوالے
سے لیا گیا ہے۔ اس طرح قارئین کے لئے یہ طے کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے
کہ وہ کس مصنف کے نظریے سے اتفاق کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ملک
میں جدید لسانیات کا علم ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس لئے اس کی روشنی
میں جدید زبانوں کا تجزیہ پیش کرنے اور کسی فیصلہ کن نتیجے تک پہنچنے میں کچھ وقت
درکار ہوگا۔ تاہم اگر کوشش کی جائے تو زبان اور علم زبان کے متعلق بہت
سی بنیادی باتوں کو قارئین کے سامنے بڑی آسانی کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے
انھیں امور کے پیش نظر اس کتاب کی تصنیف عمل میں آئی ہے۔ جو اردو کا لسانیاتی
جائزہ پیش کرنے کے علاوہ تدریسی نقطۂ نظر سے بھی اہم ثابت ہو سکتی ہے۔

زیر نظر کتاب میں اردو صوتیات اور فونیمیات کا توضیحی مطالعہ پیش
کیا گیا ہے۔ صوتیات اور فونیمیات زبان کے تقریری پہلوؤں سے متعلق
ہیں۔ چونکہ تقریر کا تعلق تحریر سے بھی ہے اس لئے آخری باب میں فونیمی۔
ہجائی مطابقت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر
لسانیاتی اصطلاحیں ترقی اردو بورڈ، نئی دہلی کی "فرہنگ اصطلاحات
لسانیات" سے لی گئی ہیں۔ ان اصطلاحوں کا انگریزی ترجمہ کتاب کے

آخر میں دیا گیا ہے۔

کتاب کی تصنیف کا خیال اس وقت پیدا ہوا جب مجھے اردو ٹیچنگ
اینڈ ریسرچ سینٹر، سولن، میں ہماچل پردیش کے ان اساتذہ کو اردو لسانیات
پڑھانے کا اتفاق ہوا جو اردو سیکھنے کی غرض سے صوبائی حکومت کی طرف
سے ہر سال یہاں بھیجے جاتے ہیں۔ اس کتاب کا مسودہ ۱۹۷۴ء میں مکمل
ہو گیا تھا لیکن بعض وجوہ کی بنا پر اس کی اشاعت میں تاخیر ہوتی گئی۔

اس کتاب کی تکمیل میں ڈاکٹر بی۔ جی۔ مشرا، سابق ڈپٹی ڈائرکٹر،
سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجز، میسور، اور ڈاکٹر مرزا خلیل احمد
بیگ، پرنسپل اردو ٹیچنگ اینڈ ریسرچ سینٹر، سولن (ہماچل پردیش) نے
ہر قدم پر مجھے اپنے گراں قدر مشوروں سے نوازا جس کے لئے میں ان حضرات
کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ آخر میں میں اپنے رفیقِ کار جناب کنہیا لال
لیکھوالی کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے مختلف موضوعات
پر میری رہنمائی کی۔

مجھے امید ہے کہ زیر نظر کتاب ان سب کے لئے مفید ثابت ہوگی جو
اردو زبان کا مطالعہ لسانیات کی روشنی میں کرنا پسند کریں گے۔

شمشاد زیدی

سولن۔ جنوری ۱۹۷۹ء

۱- اردو زبان

(ہند آریائی زبانوں کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ آج سے
تقریباً تین ہزار سال قبل ہندوستان میں سنسکرت زبان بولی جاتی
تھی، جس نے دھیرے دھیرے پراکرت کا روپ اختیار کیا۔ یہی پراکرت
اپ بھرنش کی شکل میں نمودار ہوئی۔ اپ بھرنش کے دور کے بعد ہی
جدید ہند آریائی زبانوں کا ارتقا شروع ہوا۔

اردو کے آغاز و ارتقا کا سلسلہ ۱۱۹۲ء میں فتح دہلی کے بعد
سے شروع ہوتا ہے) گریرسن نے مدھیہ دیش (موجودہ یو۔پی اور ایم پی)
کی بولیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، جنھیں مغربی اور مشرقی ہندی
کہتے ہیں۔ دہلی اور نواح دہلی کی جدید بولیاں برج بھاشا، ہریانی اور
کھڑی بولی مغربی ہندی کی ہی بولیاں ہیں جو شورسینی پراکرت اور شورسینی
اپ بھرنش کی جانشیں ہے۔ آج کی معیاری اردو یا ہندی کھڑی بولی
کی ہی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ جس پر مغربی ہندی کی باقی بولیوں
کے علاوہ پنجابی کے بھی اثرات ہیں۔ لیکن پنجابی کے اثرات قدیم
اردو پر زیادہ واضح نظر آتے ہیں۔

(اردو ترکی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں لشکر۔ یہ لفظ شروع
شروع میں مغلوں کی لشکر گاہوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ جہاں مختلف
صوبوں کے سپاہی رہتے تھے۔ یہ لوگ آپس میں بات چیت کی غرض سے
اور وہاں کے بازاروں میں عوام سے رابطہ قائم کرنے کے لئے جس زبان

کا استعمال کرتے تھے وہ ایک قسم کی مخلوط زبان تھی جس میں مقامی بولیوں
کے الفاظ کے علاوہ عربی و فارسی کے الفاظ بھی شامل تھے۔ چونکہ مغلیہ
دورِ حکومت میں فارسی درباری زبان تھی اور مسلمانوں کی مذہبی زبان
عربی تھی اس لئے دہلی اور نواح دہلی میں باہمی میل جول سے اس مقامی
اور عوامی زبان میں عربی و فارسی کے بے شمار الفاظ شامل ہو گئے۔ یہی
زبان اپنی نشو و نما کے دوران مختلف ناموں مثلاً ریختہ، ہندوی، ہندی
زبان اردو معلی اور بالآخر اردو کے نام سے پکاری گئی۔

شمالی ہند میں اردو کئی سو سال تک محض بول چال کی زبان کی
حیثیت سے استعمال ہوتی رہی۔ فارسی کے غلبے نے اس کی رفتار ترقی کو
تیز تر ہونے نہیں دیا۔ ادب و شاعری، درس و تدریس اور سیاسی مقاصد
کے لئے فارسی ہی کا استعمال ہوتا رہا۔ لیکن ایک طویل عرصے کے بعد شاعروں
اور ادیبوں نے اس زبان کی جانب بھی توجہ دینی شروع کی اور رفتہ
رفتہ اس زبان میں بھی ادب کی تخلیق ہونے لگی۔ اس وقت اس زبان
کے رسم خط کا بھی مسئلہ سامنے آیا۔ چونکہ فارسی رسم خط سے عام طور پر لوگ
بخوبی واقف تھے اس لئے اردو زبان کو تحریری شکل میں لانے کے لئے
اسی رسم خط کا استعمال موزوں سمجھا گیا۔ شروع شروع میں ہندی و اردو
کو فارسی رسم خط کا جامہ پہنانے میں دشواریاں ضرور پیش آئیں ہوں گی۔
لیکن دھیرے دھیرے ان پر قابو پا لیا گیا۔ مقامی بولیوں کے لئے ہندوستان
کا قدیم رسم خط دیوناگری ہی استعمال ہوتا رہا۔

(اگرچہ ہندوستان میں اردو کا آغاز بارہویں صدی عیسوی میں عمل میں
آیا لیکن اپنے آغاز کے تقریباً سو سال بعد یہ زبان جنوب میں منتقل ہو گئی

جہاں اسے پھلنے پھولنے کے زیادہ مواقع دستیاب ہوئے۔ علاء الدین
خلجی کی فوجوں کے بعد دکن کی جانب سب سے زیادہ نقلِ وطن محمد
بن تغلق کے عہد میں ہوا۔ جس نے اپنا دارالخلافہ دہلی کی بجائے
دولت آباد (دیوگری) کو بنایا۔ نقل آبادی کے ساتھ ساتھ زبان کی
منتقلی بھی لازمی تھی۔ چنانچہ وہی دہلوی زبان یا ریختہ یا ہندوی جو
دلی کے گلی کوچوں اور بازاروں میں بولی جاتی تھی، دکن پہنچ گئی اور
اور وہاں ایک مخصوص ڈھنگ سے ترقی کرنے لگی۔ مراٹھی اور دراوڑی
زبانوں کے درمیان نشو و نما پانے کے باعث اس میں مقامی اثرات
کافی حد تک شامل ہو گئے۔ دکن میں محمد بن تغلق کی حکومت کے بعد
بہمنی حکومت اور اس کے بعد وہاں کی خود مختار حکومتوں کے بادشاہوں
نے اردو زبان کی دل کھول کر سرپرستی کی۔

انیسویں صدی کے آغاز سے ایک ہی زبان محض رسم خط کے
اختلاف کی بنیاد پر اردو اور ہندی کہلانے لگی۔ لسانیاتی نقطۂ نظر سے
ان دونوں کی قواعد میں نمایاں فرق نہیں ہے۔ ان کے درمیان سگی
بہنوں کا رشتہ بھی مشتبہ ہے۔ عوامی بول چال میں ہندی اور اردو
میں تمیز کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اردو اور ہندی کے درمیان فرق
ذخیرۂ الفاظ کے علاوہ ادبی و تہذیبی سطح پر زیادہ نمایاں ہے۔ عربی
فارسی آوازیں اردو اصوات کا ایک اہم جز ہیں جو اردو کو دوسری
ہند آریائی زبانوں سے نمایاں کرتی ہیں۔

(اردو ہندوستانی آئین کے آٹھویں شیڈول کے مطابق چودہ
قومی زبانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ مردم شماری کے مطابق اردو

بولنے والوں کی تعداد تقریباً کئی کروڑ ہے جو سارے ملک میں پھیلے
ہوئے ہیں۔ لیکن ان کا زیادہ تر اجتماع ہندی صوبوں مثلاً یوپی، دلی،
مدھیہ پردیش، بہار، راجستھان اور ہریانا میں ہے۔ ان کے علاوہ
مہاراشٹر، آندھرا اور کرناٹک میں بھی اردو بولنے والے کثیر تعداد
میں پائے جاتے ہیں۔ اردو جموں اور کشمیر کی سرکاری زبان ہے اور
ہماچل پردیش کے تعلیمی نصاب میں دوسری لازمی زبان کی حیثیت
سے پڑھائی جاتی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ برصغیر اور
دیگر ممالک کی یونیورسٹیوں میں اس کی تعلیم و تربیت کے علاوہ تحقیقی
کاموں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

۲۔ صوتیات

انسان کو جانوروں کے مقابلے میں جو امتیازی حیثیت حاصل ہے اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اسے گویائی حاصل ہے۔ انسانی ترسیل کی دو قسمیں ہیں: سماعی یعنی کان سے متعلق اور بصری یعنی آنکھ سے متعلق۔ بچہ سب سے پہلے بولنا اپنے ماحول میں بولی جانے والی آوازوں کی نقل کر کے ہی سیکھتا ہے۔ پڑھنا اور لکھنا بہت بعد میں سکھایا جاتا ہے۔ اس طرح ہر شخص سب سے پہلے زبان کی تقریری شکل اور بعد میں تحریری شکل سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔

ہر آدمی اپنے بچپن میں کم از کم ایک زبان ضرور سیکھتا ہے جس کو وہ تمام عمر اس کی ساخت اور قواعد کا علم حاصل کئے بغیر استعمال کرتا رہتا ہے۔ لیکن ثانوی زبان کی حیثیت سے کسی زبان کو صحیح ڈھنگ سے سیکھنے یا سکھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس زبان کی امتیازی آوازوں کا علم ہو۔ ان آوازوں کے مخارج سے واقفیت صوتیات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

صوتیات کا تعلق زبان کی تقریری شکل سے ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں: یعنی تکلمی صوت کا تلفظ (تلفظی صوتیات ARTICULATORY PHONETICS سمعیات (سمعیاتی صوتیات ACOUSTIC PHONETICS اور سمع (سمعی صوتیات AUDITORY PHONETICS ۔ تلفظی صوتیات میں ہم اس بات کا مطالعہ

کرتے ہیں کہ تکلمی صوت کا تلفظ کرنے میں اعضائے تکلم کس طرح کام کرتے ہیں۔ بولنے اور سننے والے کے درمیان ترسیل کے دوران تکلمی صوت کی طبعی خصوصیات کا مطالعہ سمعیاتی صوتیات کے ذریعے ہوتا ہے۔ جبکہ سمعی صوتیات کا تعلق سننے اور آوازوں کے ادراک سے ہے۔

بولنے سے پہلے مقرر دماغ میں کسی خیال کو جنم دیتا ہے۔ پھر اسی خیال کو اظہار کے پیکر میں تبدیل کرنے کے لئے نظام اعصابی کے ذریعے اعضائے تکلم تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اعضائے تکلم میں ارتعاش کی وجہ سے صوت پیدا ہوتی ہے۔ یہی اصوات ہوائی لہروں کے وسیلے سے سننے والے کے کانوں سے ٹکراتی ہیں اور اعصاب کے ذریعے پیغام اس کے دماغ تک پہنچتا ہے جہاں اس کی توضیح ہوتی ہے، جس کو ہم عام زبان میں کہنا اور سننا کہتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس طرح اور اتنی جلدی ہو جاتا ہے کہ دنیا کی کوئی مشین اس پورے پیچیدہ طریق عمل کی برابری نہیں کر سکتی۔

آوازوں کی ادائگی کے لئے ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جو پھیپھڑوں اور حلق سے ہوتی ہوئی منہ اور ناک سے باہر نکل جاتی ہے۔ اس عمل کے دوران اگر زبان، گلے، یا تالو وغیرہ کی مدد سے ہوا کو روکا اور گھٹایا، بڑھایا جائے یا ان راستوں کو چھوٹا بڑا کیا جائے تو مختلف آوازیں پیدا ہوں گی۔ لیکن ہر زبان میں یہ آوازیں ایک خاص نظام کے تحت کام کرتی ہیں۔ ان آوازوں کے مطالعے کے لئے اعضائے تکلم سے واقفیت ضروری ہے۔

اعضائے تکلم

انسانی ارتقا کی تاریخ میں ایک دور ایسا بھی گذرا ہے
جب انسان نے منہ سے، جو محض سانس لینے اور کھانے کے لئے
مخصوص تھا، قوت گویائی کا بھی کام لینا شروع کر دیا۔ زبان کے علاوہ
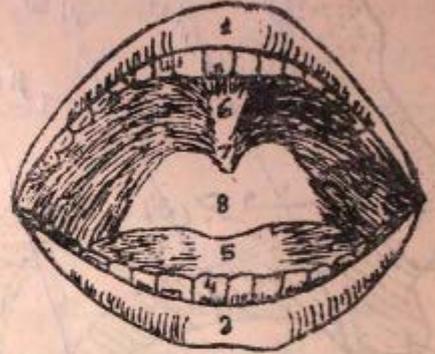
کئی دیگر اعضا بھی ہیں جو گویائی میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ ان اعضاء
کو عام طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(ا) متحرک تلفظ کار، یعنی وہ اعضا جن کو حرکت دی جا سکتی ہے۔

(ب) جامد تلفظ کار، یعنی وہ اعضا جن کو حرکت نہیں دی جا سکتی۔

مثلاً نوک زبان متحرک تلفظ کار ہے کیونکہ یہ اوپر نیچے اور آگے
پیچھے مستقل حرکت کرتی رہتی ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں بالائی دندانی
حصہ بالکل ساکت رہتا ہے۔ ذیل میں تلفظ کار کی دونوں قسموں کا ذکر
تفصیل سے کیا گیا ہے۔
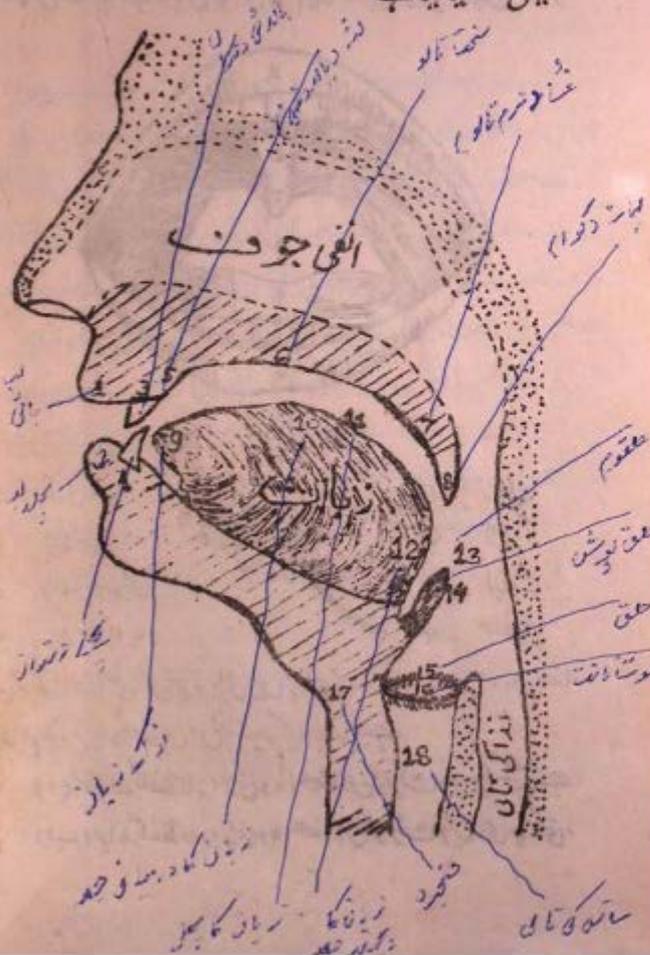
اعضائے تلفظ

1 - بالائی لب
2 - نچلا لب
3 - بالائی دندان
4 - نچلے دندان
5 - لثہ (بالادنتی)
6 - سخت تالو
7 - غشا (نرم تالو)
8 - لہات (کوا)
9 - نوک زبان
10 - زبان کا درمیانی حصہ
11 - زبان کا پھل
12 - زبان کا پچھلا حصہ
13 - حلقوم
14 - حلق پوش
15 - حلق
16 - صوت تانت
17 - حنجرہ
18 - سانس نالی

ہونٹ :- بالائی اور نچلے ہونٹ کچھ آوازوں کے تلفظ میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے چپک کر ہوا کو مکمل طور پر روک سکتے ہیں یا دونوں ہونٹوں کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہو سکتا ہے کہ ہوا رگڑ کے ساتھ باہر نکل جائے یہ ایک دوسرے سے مل کر گول بھی ہو سکتے ہیں اور پھیل بھی سکتے ہیں۔

دندان :- کچھ آوازوں کے تلفظ میں بالائی دندان نچلے ہونٹ سے چھوتے ہیں جبکہ کچھ آوازوں میں زبان کی نوک بالائی دندان کے اندرونی حصے کو چھوتی ہے۔

لثہ :- بالائی دندان کے اوپر اندر کی طرف جو مسوڑھے ہوتے ہیں وہ لثہ یا بالا دنتی کہلاتے ہیں۔ کچھ آوازوں کے تلفظ میں نوک زبان ان کو چھوتی ہے۔

سخت تالو :- لثہ سے ٹھیک اوپر اندر کی طرف پیالہ نما حصہ سخت تالو ہے۔ جس کو زبان کا پھل چھوتا ہے۔

غشا :- سخت تالو کے بعد کا حصہ نرم تالو یا غشا کہلاتا ہے جو اتنا لچک دار ہوتا ہے کہ اس کو تھوڑا اوپر یا نیچے کیا جا سکتا ہے۔ اس سے زبان کا پچھلا حصہ چھوتا ہے۔

لہات :- نرم تالو کے بعد ایک نہایت لچکدار گوشت کا لوتھڑا بالکل بیچ میں لٹکا ہوتا ہے جو عام زبان میں (کوا) کے نام سے مشہور ہے۔ اگر یہ زبان کے پچھلے حصے سے چپک جائے تو ہوا بجائے منہ کے ناک کے راستے سے نکل جاتی ہے۔

زبان :- اعضائے تکلم میں زبان سب سے زیادہ حرکت پذیر ہوتی ہے۔ اگر زبان نہ ہو تو ہم کھانے کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتے اسی طرح بہت سی آوازیں اس کے بغیر نہیں ادا ہو سکتیں۔ آوازوں کی ادائگی کے لحاظ سے زبان کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یعنی نوک زبان، جو بالائی دندان اور لثہ کو چھوتی ہے۔ زبان کا درمیانی حصہ جو سخت تالو کو چھوتا ہے اور زبان کا پچھلا حصہ جو نرم تالو کو چھوتا ہے۔ زبان کی اوپری سطح کو پھل کہتے ہیں۔

اب تک جن اعضائے تکلم کا ذکر کیا جا چکا ہے ان کو ہم شیشے میں دیکھ سکتے ہیں یا زبان سے چھو کر محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے بھی اعضا ہیں جن کو خاص قسم کے آلات کی مدد سے ہی دیکھا جا سکتا ہے اور یہ آوازوں کی ادائگی میں بہت اہم رول ادا کرتے ہیں۔

حلقوم:- زبان کے پچھلے حصے اور حنجرے تک کا حصہ حلقوم کہلاتا ہے۔

حلق پوش:- زبان کی شکل کا ایک چھوٹا والو (VALVE) حنجرے کے اوپر واقع ہوتا ہے جو اندر نگلنے والی کسی بھی چیز کو حنجرے میں جانے سے روکتا ہے۔ اگر لاپرواہی سے کوئی چیز حنجرے میں چلی جاتی ہے تو فوراً دھسکا لگ جاتا ہے اور اس طرح وہ چیز باہر نکل جاتی ہے۔ اس لئے بیک وقت ہم کھانا یا کوئی چیز نگل سکتے ہیں یا سانس لے سکتے ہیں۔ حلق پوش کسی تکلمی صوت کو ادا کرنے میں کوئی رول ادا نہیں کرتا۔

حلق:- صوت تانت کے درمیان کا شگاف حلق کہلاتا ہے۔

صوت تانت:- آواز پیدا کرنے میں ہوا پھیپھڑوں سے نکلکر سانس نالی میں سے ہوتی ہوئی حنجرے میں پہنچتی ہے جہاں یہ دو جڑی ہوئی نہایت لچکدار جھلیوں کے درمیان سے گذر کر منہ میں پہنچتی ہے۔ ان کو صوت تانت کہتے ہیں۔

* یہ جھلیاں سامنے سے جڑی ہوتی ہیں لیکن پیچھے کی طرف علیحدہ

ہوتی ہیں۔ ان کے درمیان کی جگہ حلق کہلاتی ہے۔ صوت تانت ایک قسم کے والو کا کام کرتے ہیں جو کسی باہری چیز کو (ہوا کے علاوہ) سانس کی نلی میں جانے سے روکتا ہے اس کے علاوہ یہ آوازوں کی ادائگی میں بھی ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ صوت تانت میں کھنچاؤ پیدا ہونے سے اس کی جھلیوں میں ایک قسم کا ارتعاش (کمپن) پیدا ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نکلنے والی آوازیں مسموع کہلاتی ہیں۔ اگر آواز اس طرح نکلے کہ صوت تانت مرتعش نہ ہوں تو غیر مسموع آواز کہلاتی ہے۔ صوت تانت کے مرتعش ہونے کی تعداد آواز کے سُر کا تعین کرتی ہے۔ مردوں میں یہ تعداد ارتعاش عام طور پر سو سے ڈیڑھ سو سائکل پر سکنڈ ہوتی ہے جبکہ عورتوں میں یہ دو سو سے ساتین سو سائکل پر سکنڈ ہوتی ہے۔ جتنی زیادہ تعداد ارتعاش ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ سُر ہوتا ہے اگر صوت تانت کی جھلیاں آپس میں بہت قریب آجائیں لیکن اُن میں ارتعاش نہ ہو تو ایسی حالت میں نکلنے والی آواز پھسپھسی ہوتی ہے۔

حنجرہ:- حنجرہ کُرّہ اور عضلے کا ایک چھوٹا فریم نما حصّہ ہے جس میں صوت تانت ہوتے ہیں۔

سانس نالی:- پھیپھڑوں اور حنجرے کو ملانے والی نالی ہے جس میں سے ہوا گذرتی ہے۔

٣ - مصوّتے

مصوتے ان آوازوں کو کہتے ہیں جنکی ادائگی میں نہ تو ہوا منہ میں کسی جگہ رگڑ کھاتی ہے اور نہ ہی کہیں رکتی ہے اگر ناک کا راستہ بند ہو جائے تو ایسی حالت میں ادا ہونے والے دہنی مصوتے کہلاتے ہیں۔ اگر ہوا ناک کے راستہ سے باہر نکلے تو ایسی حالت میں ادا ہونے والے انفیالی مصوتے کہلاتے ہیں عام طور پر مصوتوں کی ادائگی میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں اس لئے مصوتے مسموع ہوتے ہیں

ہوا منہ کے راستے سے

مصوتوں کی تقسیم اس بنا پر کی جاتی ہے کہ تلفظ کے دوران

(ا) زبان کا کون سا حصہ استعمال ہو رہا ہے۔

(ب) زبان کے اس حصے کی کتنی اونچائی یا نیچائی ہے اور

(ت) ہونٹوں کو مدوّر 'گول' کیا گیا ہے یا نہیں۔

اگلے، مرکزی اور پچھلے مصوّتے

مصوتوں کی پہلی تقسیم کی بنا پر اگر زبان کا اگلا حصہ تالو کے سخت حصے کی طرف اٹھایا جائے تو جو مصوتے تلفظ ہوتے ہیں ان کو اگلے مصوتے کہتے ہیں۔

جیسے [ای] یا [اے] وغیرہ

1- اگلا
2- مرکزی
3- پچھلا

زبان کا درمیانی حصہ جب تالو کی طرف اٹھایا جاتا ہے تو ایسی حالت میں ادا ہونے والا مصوتہ مرکزی کہلاتا ہے جیسے [ا]
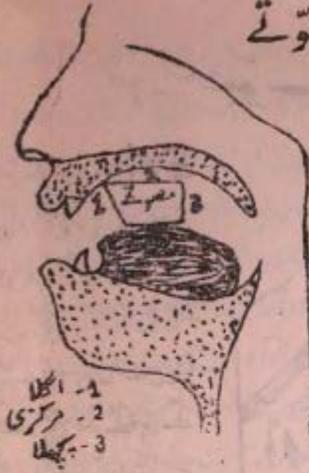
اگر زبان کا پچھلا حصہ نرم تالو کی طرف اٹھا کر مصوتے بولے جاتے ہیں تو ان کو پچھلے مصوتے کہتے ہیں۔ جیسے [اُ] یا [او] وغیرہ۔

اونچے درمیانی اور نچلے مصوّتے

زبان کی اونچائی اور نیچائی کی بنا پر مصوتوں کی دوسری تقسیم اونچے، درمیانی اور نچلے مصوتوں کی ہوتی ہے۔ ان تینوں قسموں کی مزید دو قسمیں ہوتی ہیں یعنی بند اور کھلا مصوتہ۔ جیسے [ای] اونچا مصوتہ ہے جبکہ [اے] درمیانی مصوتہ ہے۔

مدوّر اور غیر مدوّر مصوّتے

ہونٹوں کے مدوّر اور غیر مدوّر ہونے کی بنا پر بھی مصوّتوں کی تقسیم کی جاتی ہے۔ یعنی مصوّتوں کو ادا کرنے وقت اگر ہونٹ گول ہو جاتے ہیں تو ایسے مصوّتوں کو مدوّر کہتے ہیں۔ اگر ہونٹ گول نہ ہوں اور پھیلے رہیں تو غیر مدوّر کہلاتے ہیں۔ جیسے [او] اور [اے]

۴۔ مصمتے و نیم مصوّتے

جب ہوا کو منہ میں کسی مقام پر روک دیا جاتا ہے یا کسی تنگ راستے سے گذارا جاتا ہے یا منہ میں کسی پہلو کی طرف موڑا جاتا ہے یا اس دوران نوک زبان میں ارتعاش پیدا کیا جاتا ہے تو اس حالت میں جو آوازیں تلفظ میں آتی ہیں انھیں مصمتے کہتے ہیں۔

اگر ہوا اس طرح نکالی جائے کہ تھوڑی رکاوٹ پیدا ہو جائے اور منہ نسبتاً کھلا رہے تو ایسی آوازیں نیم مصوتے کہلاتی ہیں۔

طرز تلفظ۔ مصمتوں کو دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلی قسم ہوا کے راستے میں دخل اندازی کی بنا پر کی جاتی ہے۔ جس کو طرز تلفظ کہتے ہیں۔ اس کی چھ قسمیں ہیں۔

بندشیہ۔ جب ہوا کو منہ میں ہونٹ یا زبان کے کسی حصے سے روک کر کوئی آواز ایک دھماکے کے ساتھ اس طرح نکالی جائے اور ناک کا راستہ بند ہو تو ایسی آوازوں کو بندشیہ کہتے ہیں۔ مثلاً

[پ]، [د]، [گ] وغیرہ۔

انفی۔ جب منہ میں واقع ہوا کے راستے کو مکمل طور پر بند کر کے آواز منہ کے بجائے ناک سے نکالی جائے تو ایسے مصمتے انفی کہلاتے ہیں۔ مثلاً [م]، [ن] وغیرہ۔

صفیری۔ جب ہوا کو منہ میں کسی تنگ راستے سے باہر نکالا جاتا ہے تو ایک قسم کی رگڑ پیدا ہوتی ہے، ایسے مصمتوں کو صفیری کہتے ہیں۔ مثلاً [ش]، [ف] وغیرہ

پہلوئی۔ زبان کے پھل کو اس طرح اوپر اٹھایا جائے کہ منہ میں ہوا کا راستہ بالکل رک جائے لیکن زبان کے دونوں پہلوؤں سے ہوا باہر نکل جائے تو ایسے مصمتوں کو پہلوئی کہتے ہیں مثلاً [ل]

ارتعاشیہ۔ اگر ہوا منہ سے اس طرح گذرے کہ زبان کی نوک لثہ کو چھوتی ہوئی مرتعش ہو اٹھے تو ایسا مصمتہ ارتعاشیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً [ر]

تھپک دار۔ اگر زبان کی نوک الٹ جائے اور مرتعش ہوئے بغیر سخت تالو کو چھوتی ہوئی ایک تھپک سی پیدا کرے تو ایسے مصمتے کو تھپک دار کہتے ہیں۔ مثلاً [ڑ]

مقام تلفظ۔ مصمتوں کی دوسری تقسیم اس بنا پر ہے کہ ہوا کے راستے میں دخل اندازی منہ میں کس مقام پر کی جاتی ہے۔ آوازوں کے مخارج کے اعتبار سے مصمتوں کو مزید نو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے

دو لبی -

جن مصمتوں کی ادائگی میں دونوں ہونٹ استعمال ہوتے ہیں وہ دو لبی کہلاتے ہیں - جیسے [پ] [ب] [م]
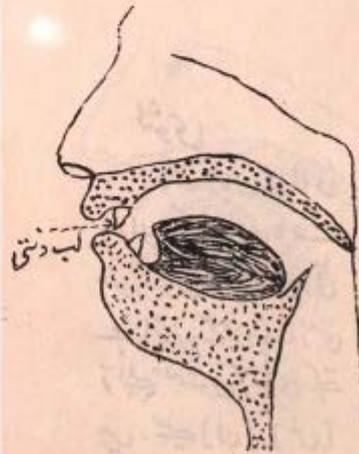
لب دنتی

جب نچلا ہونٹ اور اوپری دندان ایک دوسرے کو اس طرح چھوتے ہوں کہ [ف] کی آواز نکلے تو ایسا مصمتہ لب دنتی کہلاتا ہے

دنتی

اگر زبان کی نوک اوپری دانتوں کو چھوتی ہے تو ایسی حالت میں تلفظ ہونے والے مصمتے دنتی کہلاتے ہیں - جیسے [ت] [د]

لثوی

نوک زبان بالائی دندان کے اندر کی طرف مسوڑھوں (لثہ) کو چھوتی ہے یا اس کے نزدیک رہتی تو ایسے مصمتوں کو لثوی کہتے ہیں - جیسے [ن] [س] وغیرہ -

معکوسی

جب نوک زبان اُلٹ کر تالو کے سخت حصے سے جا لگتی ہے تو ایسی حالت میں بولے جانے والے مصمتے معکوسی کہلاتے ہیں۔
جیسے [ٹ] ، [ڑ] وغیرہ
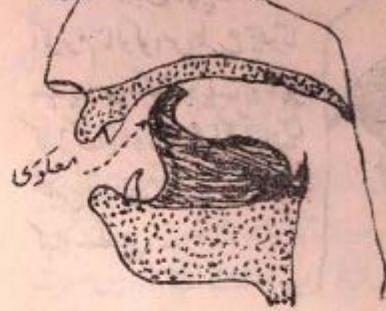
تالوی

اگر زبان کا پھل سخت تالو کو چھوتا ہے یا اس کے نزدیک ہوتا ہے تو ایسی حالت میں تلفظ ہونے والے مصمتوں کو تالوی کہتے ہیں۔
جیسے [ج] ، [ش] وغیرہ

غشائی

زبان کا پچھلا حصہ اگر نرم تالو کو اس طرح چھوتا ہے یا اس کے نزدیک ہوتا ہو کر [ک] اور [خ] کی آوازیں نکلیں تو ایسے مصمتے غشائی کہلاتے ہیں۔

لہاتی

زبان کا پچھلا حصہ لہاۃ یعنی کوّے کو چھوتا ہے تو ایسا مصمتہ لہاتی کہلاتا ہے
جیسے [ق]
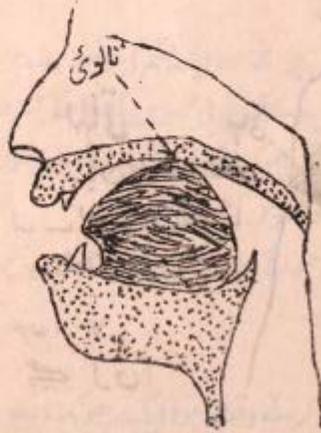
حلقی

اعضائے تکلم کا کوئی حصہ ایک دوسرے سے نہ ملے اور ہوا سیدھی حلق ہیں سے ہوتی ہوئی باہر نکل جائے تو ایسا مصمتہ حلقی کہلاتا ہے۔ جیسے [ہ]

مسموع اور غیر مسموع آوازیں

مندرجہ بالا آوازوں کے تلفظ میں اگر صوت تانت میں ارتعاش پیدا ہو تو مسموع مصمتے اور صوت تانت مرتعش نہ ہوں تو غیر مسموع مصمتے کہلاتے ہیں۔ مثلاً [پ] مصمتے کے تلفظ میں صوت تانت میں کوئی ارتعاش پیدا نہیں ہوتا جبکہ [ب] آواز نکالنے میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔ اس لئے [پ] غیر مسموع اور [ب] مسموع مصمتہ ہے۔

صوت تانت کے مرتعش ہونے سے ایک قسم کی بھنبھناہٹ پیدا ہوتی ہے جسے کانوں میں انگلی دے کر بخوبی محسوس کیا جا سکتا ہے ایک اور طریقہ یہ ہے کہ حنجرے کو چھو کر یکے بعد دیگرے مسموع اور غیر مسموع آوازوں کے فرق کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اردو کے تمام مصوّتے مسموع ہوتے ہیں، جبکہ مصمتے مسموع اور غیر مسموع دونوں ہوتے ہیں۔

ہکاری آوازیں

اگر کچھ مصمتوں کو ادا کرتے وقت ہوا ایک پھونک کے ساتھ باہر نکلے تو ایسی آوازوں کو ہکاری کہتے ہیں۔ مثلاً [پ]

کی آواز کو اگر ہوا کے ایک جھونکے یا پھونک کے ساتھ نکالیں تو یہ [پھ] کی آواز ہوگی۔ ہوا کی اس پھونک کو ہتھیلی منہ کے سامنے رکھ کر یکے بعد دیگرے [پ] اور [پھ] کی آواز نکال کر غیر ہکاری اور ہکاری مصمتوں کے فرق کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اردو میں [ق] مصمتے کو چھوڑ کر سبھی بندشیے ہکاری بھی ہوتے ہیں۔ دیگر مثالیں:۔ تھ، دھ، ٹھ، ڈھ، چھ، جھ، کھ، گھ۔

۵- اردو آوازوں کی درجہ بندی

مصوّتے

اردو مصوتوں کا صحیح مخارج بتانے کی غرض سے نیچے منہ کے اندرونی حصے کی ایک مفروضی شکل دی گئی ہے جس میں بائیں طرف نرم تالو اور زبان کے پچھلے حصے کی درمیانی جگہ ہے اور دائیں جانب لثہ اور نوک زبان کی درمیانی جگہ ہے۔ اسی طرح اوپری سطر تالو کی طرف اور نیچے کی سطر زبان کے پھل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(نقشہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

اس نقشے سے ہمیں یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ کون سا مصوتہ منہ کے کس مقام سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح اردو میں بارہ مصوتے بولے جاتے ہیں۔ ذیل میں ہر مصوتے کا نام اور اس کی تفصیل مع

مثالوں کے درج ہے۔

بند اونچا اگلا غیر مدوّر مصوتہ۔ [ای] (یائے معروف) اس مصوتے کے تلفظ میں زبان کا اگلا حصہ بہت اونچا اٹھتا ہے لیکن ہونٹ پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- ایکھ، دین، کی۔

کھلا اونچا اگلا غیر مدور مصوتہ۔ [اِ] (زیر معروف) [ای] کی بہ نسبت یہ مصوتہ تھوڑا کم اونچا ہوتا ہے اور ہونٹ پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- اِن، دِن، کہ۔

بند درمیانی اگلا غیر مدوّر مصوتہ۔ [اے]۔ (یائے مجہول) اس مصوتے کے تلفظ میں زبان کا اگلا حصہ درمیانی حالت میں ہوتا ہے اور ہونٹ پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- ایک، دین، کے۔

کھلا درمیانی اگلا غیر مدوّر مصوتہ۔ [خفیف اے] (زیر مجہول) یہ مشروط مصوتہ ہے جس کی تفصیل فونیمات کے باب میں درج ہے۔ اس کے تلفظ میں [اے] کی بہ نسبت زبان کا اگلا حصہ نیچے ہوتا ہے یہ صرف لفظ کی ابتدائی اور درمیانی حالت میں ہی مستعمل ہے۔ مثالیں:- احمق، کہنا۔

بند نچلا اگلا غیر مدوّر مصوتہ۔ [اے]۔ (یائے لین) اس کے تلفظ میں زبان کا اگلا حصہ نیچے کی طرف ہوتا ہے اور ہونٹ پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- عَیب، بَیل، طَے۔

نوٹ:- (۱) کچھ ماہرین لسانیات اس کو دوہرا مصوتہ بھی مانتے ہیں۔

(۲) نیم مصوتہ [ی] سے پہلے کچھ الفاظ میں دوہرا مصوتہ، [ɪ ی] تلفظ میں آتا ہے۔ مثلاً:- عیّار، بھیّا، میّا وغیرہ۔

بند درمیانی مرکزی غیر مدوّر مصوّتہ۔ [ا] - (زبر) اس کے تلفظ میں زبان کا درمیانی حصہ تقریباً بیچ میں رہتا ہے اور ہونٹ پھیلے رہتے ہیں۔ آخری حالت میں (لفظ کی) مقابلتاً کم الفاظ میں ملتا ہے۔
مثالیں:- اَب ، دَب ، نَہ / وَ / مَع

بند اونچا پچھلا مدّور مصوّتہ - [اُو] - (واو معروف) اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ اتنا اونچا اٹھتا ہے کہ تقریباً نرم تالو کے نزدیک پہنچ جاتا ہے اور ہونٹ گول ہو جاتے ہیں۔
مثالیں:- اُون ، دُور ، تُو۔

کھلا اونچا پچھلا مدوّر مصوّتہ - [اُ] (پیش معروف) [اُو] کی بہ نسبت اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ کم اونچا اٹھتا ہے لیکن ہونٹ گول ہی رہتے ہیں۔ اُردو میں یہ کسی لفظ کے آخر میں مستعمل نہیں ہے۔ مثالیں:- اُن ، دُر

بند درمیانی پچھلا مدوّر مصوّتہ - [او] (واوِ مجہول) اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ درمیانی حالت میں ہوتا ہے اور ہونٹ گول ہو جاتے ہیں۔ مثالیں:- اوس ، کوس ، تو

کھلا درمیانی پچھلا مدوّر مصوّتہ - [خفیف او] (پیش مجہول) خفیف [اے] کی طرح یہ بھی مشروط مصوّتہ ہے جس کے تلفظ میں [او] کی بہ نسبت زبان کا پچھلا حصہ نیچے رہتا ہے اور ہونٹ گول ہو جاتے ہیں۔ یہ صرف ابتدائی اور درمیانی حالت میں (لفظ کی) ہی مستعمل ہے۔ مثالیں:- عہدہ ، تحفہ

بند نچلا پچھلا مدوّر مصوّتہ - [اَو] ، (واوِ لین) اس کے

تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ نیچے کی طرف ہوتا ہے اور ہونٹ گول ہو جاتے ہیں۔ مثالیں:- اَوج ، مَوج ، جَو

نوٹ:- (۱) کچھ ماہرینِ لسانیات اس کو بھی دوہرا مصوّتہ مانتے ہیں۔

(۲) نیم مصوّتہ [و] سے پہلے دوہرا مصوّتہ [اَے] کچھ الفاظ میں تلفظ ہوتا ہے۔ مثلاً
کوّا ، حوّا ، توّاب وغیرہ

کھلا نچلا پچھلا غیر مدوّر مصوّتہ [آ] - (الف) اس مصوّتے کے تلفظ میں زبان کا پچھلا حصہ بالکل نیچے کی طرف ہوتا ہے لیکن ہونٹ پھیلے رہتے ہیں۔ مثالیں:- آج ، راج ، جا

نوٹ:- (۱) [اُ] اور خفیف [اے] [او] مصوّتے الفاظ کے آخر میں نہیں پائے جاتے۔

(۲) [اِ] مصوّتہ لفظ "کہ" سے بننے والے مرکب الفاظ مثلاً جبکہ، گوکہ، کیونکہ وغیرہ کے علاوہ چنانچہ اور اگرچہ جیسے الفاظ میں بھی تلفظ ہوتا ہے۔

(۳) [اَ] مصوّتہ "نہ"، "بہ" اور "وَ" کے علاوہ عام طور پر "ع" پر ختم ہونے والے الفاظ مثلاً وضع، قطع، شمع وغیرہ میں بھی لفظ کے آخر میں تلفظ ہوتا ہے۔

(۴) خفیف [اے] اور خفیف [او] کو لکھنے کے لئے جو علامتیں استعمال ہوتی ہیں ان سے اس بات کی وضاحت نہیں ہوتی کہ ہم مذکورہ مصوّتوں کو تلفظ

کہتے ہیں یا نہیں ۔ ان کا بیان فونیمیات کے باب میں تفصیل سے پیش کیا گیا ہے ۔

(۵) کچھ ماہرین لسانیات [اَے] اور [اَو] مصوتوں کو دوہرے مصوتے قرار دیتے ہیں ۔ اُردو اور ہندی کے مصوتے مشترک ہیں ۔ ہندی کے جدید ماہر لسانیات ڈاکٹر بھولاناتھ تواری کے مطابق مغربی ہندی صوبوں میں [اَے] اور [اَو] مصوتے تلفظ ہوتے ہیں جبکہ مشرقی ہندی صوبوں میں یہ دوہرے مصوتے تلفظ ہوتے ہیں ۔ البتہ نیم مصوتے [ی] اور [و] سے پہلے چند الفاظ میں دوہرے مصوتے [əɪ] اور [əʊ] بھی تلفظ میں آتے ہیں ۔

اُردو مصوتوں کی انفیت

کسی مصوتے کو ادا کرتے وقت اگر ہوا ناک سے نکالی جائے تو اس عمل کو مصوتوں کی انفیت کہتے ہیں اور ایسی حالت میں ادا ہونے والے مصوتے انفی کہلاتے ہیں ۔

اُردو میں مذکورہ سبھی مصوتوں میں انفیت پائی جاتی ہے ۔ لیکن لفظ کے آخر میں

[اِ]، [اَ] اور [اُ] مصوتوں کی انفیت نہیں ملتی ۔ ذیل میں خفیف [اے] اور [او] کے علاوہ سبھی مصوتوں کی ابتدائی، درمیانی اور آخری حالت میں مثالیں درج ہیں ۔

۱-	[اِں]	اِنٹ	نیند	دیں
۲-	[اِں]	اِنگلینڈ	کِھنچا	×
۳-	[ایں]	اینڈوا	گیند	میں
۴-	[اَیں]	اَینٹھ	قینچی	ہَیں
۵-	[اَں]	اَندھیرا	ہَنس	×
۶-	[اوُں]	اوُنچا	سوُنڈ	جوُں
۷-	[اُں]	اُنڈیل	مُنہ	×
۸-	[اوں]	اوندھا	گوند	بھادوں
۹-	[اَوں]	اَونٹ	چَوندھ	بھَوں
۱۰-	[آں]	آنچ	کانچ	رواں

مصمتے

اگلے صفحے پر جو چارٹ پیش کیا گیا ہے اُس میں اُردو کے سارے مصمتے اور نیم مصوتے مقامِ تلفظ اور طرزِ تلفظ کے مطابق یکجا کر دیے گئے ہیں۔

ذیل میں سبھی مصمتوں کی تفصیلات اور اُن کی ابتدائی، درمیانی اور آخری حالتوں کی مثالیں درج ہیں۔

غیر مسموع دولبی بندشیہ - [پ]

پھیپھڑوں سے آنے والی ہوا کو دونوں لب آپس میں جڑ کر ایک دھماکے کے ساتھ اس طرح نکالتے ہیں کہ صوت تانت میں ارتعاش کے بغیر [پ] کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثالیں:- پان، کپڑا، آپ۔

مسموع دولبی بندشیہ - [ب]

یہ مصمتہ [پ] سے صرف اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس کے تلفظ میں

اُردو کے مصمتے اور نیم مصوتے

مقامِ تلفظ ← / طرزِ تلفظ ↓	حلقی		لہاتی		غشائی		تالوئی		معکوسی		لثوی		دنتی		لب دنتی		دولبی	
بندشیہ				ق	گ	ک	ج	چ	ڈ	ٹ			د	ت			ب	پ
ہکاری بندشیہ					گھ	کھ	جھ	چھ	ڈھ	ٹھ			دھ	تھ			بھ	پھ
صفیری		ہ			غ	خ	(ژ)	ش			ز	س				ف		
انفی											ن						م	
پہلوی											ل							
ارتعاشیہ											ر							
تھپک دار									ڑ									
ہکاری تھپک دار									ڑھ									
نیم مصوتے							ی								و			

صوت تانت مرتعش ہو جاتے ہیں۔ مثالیں:- بانس، چابی، جواب،

غیر مسموع دنتی بندشیہ [ت]

اس مصمتے کے تلفظ میں زبان کی نوک بالائی دانتوں کو اندر کی
طرف چھوتی ہے اور ہوا ہلکے دھماکے کے ساتھ اس طرح نکلتی ہے کہ
صوت تانت میں ارتعاش نہیں ہوتا۔ مثالیں:- تالا، بتا، بات

مسموع دنتی بندشیہ [د]

یہ مصمتہ [ت] سے صرف اس قدر مختلف ہے کہ اس کے تلفظ
میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔ مثالیں:- دال، گدا، بعد

غیر مسموع معکوسی بندشیہ۔ [ٹ]

اس مصمتے کے تلفظ میں ہوا اس طرح روک کر نکالی جاتی ہے
کہ زبان کی نوک اُلٹ کر تالو کو چھوتی ہے اور صوت تانت میں ارتعاش
نہیں ہوتا۔ مثالیں:- ٹال، آٹا، باٹ۔

مسموع معکوسی بندشیہ [ڈ]

یہ آواز [ٹ] سے صرف اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس
کے تلفظ میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔
مثالیں:- ڈاٹ، لڈو، گارڈ۔

غیر مسموع تالوی بندشیہ [چ]

اس مصمتے کو ادا کرنے میں زبان کا درمیانی حصہ تالو کو چھوتا ہوا
ہوا کو روکتا ہے اور ہوا دھماکے کے ساتھ اس طرح باہر نکلتی ہے
کہ صوت تانت مرتعش نہیں ہوتے۔ مثالیں:- چال، مچان، ناچ

مسموع تالوی بندشیہ [ج]

یہ بندشیہ [چ] سے صرف اس قدر مختلف ہے کہ اس کے تلفظ
میں صوت تانت میں ارتعاش ہوتا ہے۔
مثالیں:- جادو، کاجو، اناج۔

غیر مسموع غشائی بندشیہ [ک]

اس مصمتے کے تلفظ میں ہوا زبان کے پچھلے حصے اور نرم تالو (غشا)
کے درمیان رُک کر دھماکے کے ساتھ اس طرح نکلتی ہے کہ صوت
تانت مرتعش نہیں ہوتے۔ مثالیں:- کال، پلکا، ناک

مسموع غشائی بندشیہ [گ]

یہ غشائی بندشیہ [ک] سے بس اتنا مختلف ہے کہ اس کے
تلفظ میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔
مثالیں:- گل، پاگل، تنگ۔

غیر مسموع لہاتی بندشیہ [ق]

یہ بندشیہ عام طور پر عربی اور ترکی کے مستعار الفاظ میں
اس طرح تلفظ ہوتا ہے کہ ہوا زبان کے پچھلے حصے اور لہات (کوے)
کے درمیان رُک کر دھماکے کے ساتھ باہر نکلتی ہے اور صوت تانت
میں بالکل ارتعاش نہیں ہوتا۔ مثالیں:- قلم، چاقو، ورق

غیر مسموع ہکاری دولبی بندشیہ [پھ]

مثالیں:- پھل، پھوپھا، ×

مسموع ہکاری دولبی بندشیہ [بھ]

مثالیں:- بھالو، گوبھی، جبھ

غیر مسموع ہکاری دنتی بندشیہ [تھ]

مثالیں:- تھن، ہاتھی، رتھ

مسموع ہکاری دنتی بندشیہ [دھ]

مثالیں:- دھان ، سیدھا ، بُدھ

غیر مسموع ہکاری معکوسی بندشیہ [ٹھ]

مثالیں:- ٹھوکر ، کوٹھی ، کاٹھ۔

مسموع ہکاری معکوسی بندشیہ [ڈھ]

مثالیں:- ڈھول ، بُڈھا ، ×

غیر مسموع ہکاری تالوئی بندشیہ [چھ]

مثالیں:- چھال ، بچھڑا ، پُچھ۔

مسموع ہکاری تالوئی بندشیہ [جھ]

مثالیں:- جھاڑو ، مانجھی ، بُجھ۔

غیر مسموع ہکاری غشائی بندشیہ [کھ]

مثالیں:- کھال ، روکھا ، آنکھ

مسموع ہکاری غشائی بندشیہ [گھ]

مثالیں:- گھوڑا ، بگھار ، باگھ۔

نوٹ:- پھ بھ تھ دھ ٹھ ڈھ چھ جھ کھ اور گھ مصمتے بھی بندشیے ہیں
لیکن باقی بندشیوں سے اس لحاظ سے مختلف ہیں کہ ان کے
تلفظ میں ہوا ایک پھونک کے ساتھ باہر نکلتی ہے اور اسی لئے
یہ ہکاری کہلاتے ہیں۔ صرف [ق] ہی ایک ایسا لہاتی بندشیہ
ہے جس کا ہکاری جوڑا اردو میں دستیاب نہیں ہے۔

غیر مسموع لب دنتی صفیری [ف]

اس مصمتے کے تلفظ میں ہوا بالائی دانتوں اور نچلے ہونٹ کے

بیچ اس طرح رگڑ کھاتی ہوئی باہر نکلتی ہے کہ صوت تانت مرتعش نہیں
ہوتے۔ یہ مصمتہ عربی، فارسی اور انگریزی سے مستعار الفاظ میں
عام طور سے پایا جاتا ہے۔ مثالیں:- فیل ، آفت ، طرف۔

غیر مسموع لثوی صفیری [س]

یہ بھی صفیری مصمتہ ہے لیکن اس کے تلفظ میں ہوا زبان کی
نوک اور بالائی دانتوں کے اندر کی طرف مسوڑھوں (لثہ) کے درمیان
رگڑ کھاتی ہوئی باہر نکلتی ہے اور صوت تانت میں ارتعاش نہیں
ہوتا۔ مثالیں:- سال ، برسات ، برس۔

مسموع لثوی صفیری [ز]

یہ صفیری مصمتہ [س] سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس کے
تلفظ میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔ یہ مصمتہ بھی عربی، فارسی
اور انگریزی سے مستعار الفاظ میں پایا جاتا ہے۔

مثالیں:- زن ، بازی ، دراز۔

غیر مسموع تالوئی صفیری [ش]

اس مصمتے کے تلفظ میں زبان کا اگلا حصہ تالو کے اتنا نزدیک
ہوتا ہے کہ ہوا درمیان سے رگڑ کھاتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے اور
صوت تانت میں ارتعاش نہیں ہوتا۔

مثالیں:- شربت ، مشہور ، بارش

مسموع تالوئی صفیری [ژ]

یہ صفیری مصمتہ [ش] سے اس قدر مختلف ہے کہ اس کو ادا
کرنے میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔ یہ فارسی اور انگریزی

کے چند مستعار الفاظ میں ہی تلفظ ہوتا ہے۔

مثالیں:۔ ژالہ ، ٹیلی ویژن ، ژاژ

غیر مسموع غشائی صغیری [خ]

اس مصمتے کے تلفظ میں ہوا زبان کے پچھلے حصے اور نرم تالو کے درمیان رگڑ کھاتی ہوئی اس طرح نکلتی ہے کہ صوت تانت میں ارتعاش نہیں ہوتا۔ یہ آواز عربی، فارسی کے مستعار الفاظ میں پائی جاتی ہے

مثالیں:۔ خان ، اخبار ، شاخ۔

مسموع غشائی صغیری [غ]

یہ مصمتہ [خ] سے صرف اس حد تک مختلف ہے کہ اسکے تلفظ میں صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔ یہ آواز بھی عربی فارسی کے مستعار الفاظ میں پائی جاتی ہے۔ مثالیں:۔ غار ، مغرب ، داغ

غیر مسموع حلقی صغیری [ہ]

اس صغیری مصمتے کے تلفظ میں ہوا صوت تانت کے درمیان یعنی حلق سے اس طرح رگڑ کے ساتھ باہر نکلتی ہے کہ صوت تانت مرتعش نہیں ہوتے۔ مثالیں:۔ حاضر، بہار ، راہ۔

مسموع دولبی انفی [م]

[ب] کی طرح اس مصمتے کے تلفظ میں بھی دونوں لب آپس میں جڑتے ہیں پھر ہوا باہر نکلتی ہے اور صوت تانت بھی مرتعش ہوتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہوا بجائے دہنی جوف کے ناک کے راستے سے باہر نکلتی ہے۔ یعنی بندشی آوازوں میں جس طرح لہات (کوا) ناک کے راستے کو بند کر دیتا ہے اس طرح انفی مصمتوں

کے تلفظ میں ناک کا راستہ نہیں بند ہوتا اسی لئے ایسے مصمتوں کو انفی کہتے ہیں۔ مثالیں:۔ مال ، کمرا ، گرم۔

مسموع لثوی انفی [ن]

یہ بھی انفی مصمتہ ہے لیکن اس کے تلفظ میں زبان کی نوک اوپری دانتوں کے اندر کے مسوڑھوں کو چھوتی ہے اور صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔ مثالیں:۔ نظر، چنا ، کان۔

نوٹ:۔ چند ماہرین لسانیات انفی مصمتے کی ایک اور شکل مسموع غشائی کو بھی ایک علاحدہ مصمتہ تسلیم کرتے ہیں جس کا ذکر فونیمیات کے باب میں آئے گا۔

مسموع لثوی پہلوئی [ل]

اس مصمتے کے تلفظ میں زبان اوپر کی طرف اس طرح اٹھتی ہے کہ نوک زبان اوپری دانتوں کے اندر کے مسوڑھوں کو چھوتی ہے۔ اس درمیان ہوا زبان کے دونوں پہلوؤں سے باہر نکل جاتی ہے اور صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔ مثالیں:۔ لاش ، بالو ، دال

مسموع لثوی ارتعاشی [ر]

اس مصمتے کے تلفظ میں نوک زبان بالائی دانتوں کے اندر کی طرف کے مسوڑھوں کے اس طرح نزدیک آتی ہے کہ زبان کی نوک میں ایک قسم کا ہلکا سا ارتعاش پیدا ہوتا ہے ایسی حالت میں نکلنے والی آوازیں صوت تانت بھی مرتعش ہوتے ہیں۔

مثالیں:۔ رات ، پردہ ، پر۔

مسموع معکوسی تھپک دار [ڑ]

اس کے تلفظ میں نوک زبان اُلٹ کر تالو پر ایک قسم کی تھپک دار
آواز پیدا کرتی ہے اور صوت تانت مرتعش ہو جاتے ہیں۔ یہ آواز
اُردو میں لفظ کی ابتدائی حالت میں مستعمل نہیں ہے۔

مثالیں:- × ، گاڑی ، تاڑ۔

مسموع ہکاری معکوسی تھپک دار [ڑھ]

یہ مصمتہ بھی تھپک دار ہے لیکن [ڑ] سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ
اس کے تلفظ میں ہوا ایک پھونک کے ساتھ باہر نکلتی ہے اسی لئے یہ ہکاری
آواز ہے۔ یہ بھی لفظ کی ابتدائی حالت میں نہیں ملتا۔

مثالیں:- × ، داڑھی ، باڑھ۔

نیم مصوتے

اُردو میں صرف دو نیم مصوتے پائے جاتے ہیں جن
کی تفصیل اور اُن کی ابتدائی، درمیانی اور آخری حالتوں میں مثالیں
مندرجہ ذیل ہیں۔

مسموع لب دنتی نیم مصوتہ [و]

کیونکہ اس کے تلفظ میں مصمتے کی طرح ہوا نہ تو کہیں رکتی ہے
اور نہ ہی کہیں رگڑ کھاتی ہے اور نہ ہی مصوتے کی طرح بغیر کسی تلفظ
کار کو چھوئے ہی ادا ہوتی ہے اسی لئے اس کو نیم مصوتہ یا نیم
مصمتہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس آواز کے تلفظ میں اوپری دانت نچلے
لب کو چھوتے ہیں اور صوت تانت مرتعش ہوتے ہیں۔

مثالیں:- وار ، دوا ، نحو۔

مسموع تالوی نیم مصوتہ [ی]

اس نیم مصوتے کے تلفظ میں زبان کا درمیانی حصہ تالو کی طرف
اس طرح اٹھتا ہے کہ ہوا مستقل نکلتی ہے اور صوت تانت میں ارتعاش
ہوتا ہے۔ یہ لفظ کے آخر میں نہیں ملتا ہے۔

مثالیں:- یار ، بیان۔

۶۔ فونیمیات

انسان کے اعضائے تکلم بہت سی آوازیں پیدا کر سکتے ہیں لیکن
کسی بھی زبان میں ان سب کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ ان میں
سے کچھ ہی آوازیں استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ کسی بھی زبان میں
جتنی آوازوں کا استعمال ہوتا ہے وہ سب اس زبان کے صوتی
ڈھانچے میں با معنی نہیں ہوتیں۔ کچھ آوازیں محض ذیلی فونیمی ہوتی
ہیں یعنی کچھ آوازوں کے استعمال سے الفاظ کے معنی میں فرق پیدا
ہو جاتا ہے جبکہ کچھ آوازوں کی صوتی خصوصیات میں اگر تھوڑا بہت
فرق ہو بھی الفاظ کے معنی میں اس کا اثر نہیں پڑتا۔ اس طرح اگر
دو الفاظ کے اقلی جوڑوں میں صرف ایک ایک آواز کے فرق سے ان
الفاظ کے معنی میں فرق پیدا ہو تو یہ دونوں آوازیں علیحدہ فونیم کہلائینگی۔
اگر معنی میں کوئی فرق پیدا نہ ہو تو یہ آوازیں ایک ہی فونیم کی دو ذیلی
فونیم ہوں گی۔ مثلاً اردو میں [ز] اور [ج] مصمتے دو فونیم ہیں یا ذیلی
فونیم، یہ طے کرنے کے لئے ذیل میں ان آوازوں کے ابتدائی درمیانی

اور آخری حالت میں اقلی جوڑے دئے گئے ہیں۔

[ز]	زن	بازی	راز
[ج]	جن	باجی	راج

اوپر دی گئی مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں آوازیں تینوں حالتوں میں معنی کی تفریق میں مدد دیتی ہیں۔ اس لئے /ز/ اور /ج/ آوازیں اُردو میں علیحدہ فونیم ہیں۔ اس بنا پر ہم ہر زبان کے فونیم کا تعین کر سکتے ہیں۔ اس طرح اگر دو آوازیں ایک ہی صوتی ماحول میں دو لفظوں کے معنی میں فرق پیدا کریں تو یہ دونوں آوازیں تخالف یا تضاد (تمیز) کہلائیں گی۔ آوازوں میں امتیاز کے تعین کا سب سے آسان اور پہلا طریقہ اقلی جوڑوں کا تعین ہے۔ اقلی جوڑوں میں صرف ایک آواز کو چھوڑ کر باقی سب آوازیں ایک جیسی ہوتی ہیں اور ان آوازوں کی ترتیب بھی یکساں ہوتی ہے۔

کسی زبان میں آوازوں کی تعداد خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو لیکن اس زبان کے فونیم کی تعداد ساری آوازوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ رسم خط میں عام طور سے کسی زبان کے زیادہ تر حروف فونیم ہی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی فونیم کے لئے ایک یا ایک سے زائد حروف استعمال ہوتے ہیں جنھیں ہم صوت حروف کہتے ہیں۔ اردو میں اس طرح کی کئی مثالیں ہیں جن کا ذکر اگلے باب میں تفصیل سے کیا جائے گا۔

مصوّتی فونیم

اُردو میں دس مصوّتی فونیم ہیں جن کے اقلی جوڑے مندرجہ ذیل

ہیں۔ ہر دو مصوّتوں کے تضاد کو دکھانے کے لئے ایسے اقلی جوڑے درج کئے گئے ہیں جہاں یہ درمیانی حالت میں ملتے ہیں۔

/ای/	–	/اِ/	میل	–	مِل
/اِ/	–	/اے/	تِل	–	تیل
/اے/	–	/اَے/	میل	–	مَیل
/اَے/	–	/آ/	تَیر	–	تار
/آ/	–	/اَ/	پار	–	پَر
/اَ/	–	/اَو/	دَر	–	دَور
/اَو/	–	/اُ/	صَور	–	سُر
/اُ/	–	/او/	مُڑ	–	موڑ
/اوُ/	–	/آو/	بور	–	بَور
/اِ/	–	/اَ/	دِل	–	دَل
/اُ/	–	/اَ/	پُل	–	پَل
/اُ/	–	/اِ/	گُل	–	گِل

اُو

ذیلی فونیم

اُردو میں مندرجہ بالا دس مصوّتی فونیم کے علاوہ دو اور مصوّتے خفیف [اے] اور خفیف [او] عام طور سے ایک خاص صوتی ماحول میں استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی یہ دونوں مصوّتے ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں ہمیشہ /ہ/ آواز کے پہلے یا بعد میں تلفظ ہوتے ہیں۔ مثلاً:۔

/ہ/ سے پہلے	/ہ/ کے بعد
خفیف [اے]:- احمد -- کہنا	سحر
احساس - زحمت	بحث
احسان - محسوس	صحن
احتیاط - وحدت	محل
خفیف [او]:- عہدہ - تحفہ	بہت
شہرت	
کہرام	
وہ	

اوپر دی گئی مثالوں میں زیر، زبر یا پیش کا استعمال صرف تحریر کی حد تک ہے کیونکہ ان الفاظ کو بولتے میں ہم ان اعراب کی نمائندگی کرنے والے کسی بھی مصوتے کا تلفظ نہیں کرتے۔ ان مثالوں میں خفیف [اے] اور خفیف [او] کی صوتی تقسیم اس طرح ہے:۔

خفیف [اے] مصوتہ ہمیشہ ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں /ہ/ سے پہلے اگر اپنے قریب تر مصوتے /اَے/ سے تبدیل کر دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوتا یعنی خفیف [اے] اور /اَے/ مصوتوں میں کوئی فونیمی تضاد نہیں ہے۔

اسی طرح درمیانی حالت میں خفیف [اے] مصوتہ /ہ/ کے بعد اپنے قریب تر مصوتے /اے/ سے تبدیل کر دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا یعنی /ہ/ کے بعد خفیف [اے] اور /اے/ مصوتوں میں کوئی فونیمی تضاد نہیں ہے۔

خفیف مصوتہ [او] ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں /ہ/ سے پہلے اور بعد میں اگر اپنے قریب تر مصوتے /او/ سے تبدیل کر دیا جائے تو معنی میں فرق نہیں ہوتا یعنی خفیف [او] اور /او/ مصوتوں میں کوئی فونیمی تضاد نہیں ہے۔

اس لئے خفیف [اے] اور خفیف [او] مصوتی فونیم نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ بلکہ

(۱) خفیف [اے] مصوتہ /ہ/ کی آواز سے پہلے /اَے/ کا ذیلی فونیم اور /ہ/ کی آواز کے بعد /اے/ کا ذیلی فونیم ہے۔ اور (۲) خفیف [او] مصوتہ /او/ کا ذیلی فونیم ہے۔

انفی مصوتی فونیم

اُردو میں مصوتوں کی انفیت کو فونیم کا درجہ حاصل ہے۔ کیونکہ غیر انفی اور انفی مصوتوں کے اقلی جوڑے معنی کی تفریق میں مدد دیتے ہیں۔ ان کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

غیر انفی مصوتے	انفی مصوتے	مثالیں
/ای/	/ایں/	کہی - کہیں
/اے/	/ایں/	لے - لیں
/اَے/	/اَیں/	ہے - ہیں
/اَ/	/اَں/	سوار - سنوار
/اُو/	/اُوں/	پوچھ - پونچھ
/او/	/اوں/	گود - گوند
/آو/	/آوں/	چوک - چونک
/آ/	/آں/	کاٹا - کانٹا

نیم مصوّتی فونیم

اُردو میں صرف دو نیم مصوّتی فونیم ہیں جن کے اقلی جوڑے حسب ذیل ہیں۔

/و/ - /ی/ وہاں یہاں

ہوا ہیا

مصمتی فونیم

اُردو کے مصمتی فونیم کے اقلی جوڑے مندرجہ ذیل ہیں۔

/پ/ ← /ب/ پال ← بال آپا ← آبا آپ ← آب

/ت/ ← /د/ تال ← دال رتّی ← ردّی لات ← لاد

/ٹ/ ← /ڈ/ ٹال ← ڈال لٹو ← لڈو کھٹ ← کھڈ

/چ/ ← /ج/ چال ← جال بچا ← بجا بیچ ← بیج

/ک/ ← /گ/ کال ← گال ناکا ← ناگا ناک ← ناگ

/پ/ ← /پھ/ پل ← پھل، پھول

/ب/ ← /بھ/ بالو ← بھالو، بھول

/ت/ ← /تھ/ تن ← تھن، تھان سانت ← سانتھ

/د/ ← /دھ/ دان ← دھان، دھال

/ٹ/ ← /ٹھ/ ٹیکا ← ٹھیکا، ٹھور کاٹ ← کاٹھ

/ڈ/ ← /ڈھ/ ڈال ← ڈھال، ڈھور

/چ/ ← /چھ/ چال ← چھال، چھپل

/ج/ ← /جھ/ جاڑا ← جھاڑا، جھپل

/ک/ ← /کھ/ کال ← کھال، کھاٹ

/ک/ /کھ/ کال ← کھال، کھاٹ

/گ/ /گھ/ گول ← گھول، گھاٹ باگ ← باگھ

/ڈ/ /ڑ/ اجڈ ← اجڑ

/ڑ/ /ڑھ/ بڑا ← پڑھا بڑ ← بڑھ

/م/ /ن/ مار ← نار چوما ← چونا جام ← جان

/ل/ /ر/ لال ← وال سالا ← سارا چال ← چار

/س/ /ش/ سال ← شال رسید ← رشید پاس ← پاش

/ق/ /ک/ قمر ← کمر مکدّر ← مقدّر طاق ← تاک

/ق/ /خ/ قال ← خال بقیہ ← بخیہ شاق ← شاخ

/ف/ /پھ/ فن ← پھن

/ز/ /ج/ زنگ ← جنگ سزا ← سجا راز ← راج

/خ/ /کھ/ خار ← کھار سخی ← سکھی سیخ ← سیکھ

/غ/ /گ/ غُل ← گُل آغا ← آگا باغ ← باگ

/خ/ /غ/ خار ← غار بخیہ ← بغیہ

مندرجہ بالا مثالوں میں صرف قریب المخرج آوازوں کے اقلی جوڑے درج کئے گئے ہیں۔ اس طرح اردو میں /ہ/ کو ملا کر کل چونتیس (۳۴) مصمتی فونیم ملتے ہیں۔

/ڑ/ اور /ڑھ/ فونیم ابتدائی حالت میں نہیں ملتے۔ اس لئے ان کے اقلی جوڑے صرف درمیانی اور آخری حالت میں ہی درج کئے گئے ہیں۔

لفظ کے آخر میں [ڈھ] کی جگہ [ڑھ] معیاری ہے ۔ مثلاً علی گڑھ ، اعظم گڑھ وغیرہ

کچھ الفاظ جن میں [ڈھ] اور [ڈ] بولا جاتا ہے وہاں [ڑھ] اور [ڑ] کا بھی تلفظ ہوتا ہے ۔ مثلاً :- بڈھا یا بوڑھا ، گدھا یا گڑھا ، ٹھڈی یا ٹھوڑی ۔

/م/ اور /ن/ انفی اپنے بعد میں آنے والے کچھ بندشیوں سے ہم مخرج ہو سکتے ہیں اس طرح /م/ کی آواز دولبی /پ/ آوازوں سے پہلے ہم مخرج ہوتی ہے ۔ مثلاً چمپا ، اور دنبہ ، وغیرہ

نوٹ :- کچھ الفاظ کے لکھنے میں 'ب' حرف سے پہلے 'ن' کے استعمال سے شک ہو سکتا ہے کہ 'ن' بول رہے ہیں ۔ دراصل ہم 'ن' لکھتے تو ہیں لیکن 'م' تلفظ کرتے ہیں ۔ مثلاً انبالہ ، سنبھل ، انبار جیسے کچھ الفاظ میں 'م' کی آواز ہی بولی جاتی ہے ۔

/ن/ کے تین ذیلی فونیم [ن] 'n' [ݨ] 'ṇ' اور [ñ] 'ñ' یعنی [ن] ذیلی فونیم دنتی بندشیوں /ت/ ، /د/ اور /دھ/ سے پہلے ہم مخرج ہو سکتا ہے ۔ مثلاً :- سنت ، چند ، گرنتھ ، اور بندھ

[ݨ] معکوسی بندشیوں /ٹ/ ، /ڈ/ ، /ٹھ/ اور /ڈھ/ سے پہلے ہم مخرج ہو سکتا ہے ۔ مثلاً چنٹ ، انڈا ، کنٹھ اور منڈھا ۔ اسی طرح [ñ] تالوئی بندشیوں /چ/ ، /ج/ ، /چھ/ اور /جھ/ سے پہلے ہم مخرج ہو سکتا ہے ۔ مثلاً :- انچ ، کنج ، پنچھی اور بانجھ ۔ اسی طرح [ṅ] غشائی بندشیوں /ک/ ، /گ/ ، /کھ/ اور /گھ/ سے پہلے ہم مخرج ہو سکتا ہے ۔ مثلاً :- ڈنکا ، جنگلی ، پنکھا اور کنگھا ۔

اس طرح کل ملا کر اردو میں /ن/ کے چار ذیلی فونیم پائے جاتے ہیں ۔ یہ چاروں ذیلی فونیم تکمیلی تقسیم میں ہیں یعنی ایک کی جگہ دوسری آواز نہیں استعمال ہو سکتی ۔

چند ماہرین لسانیات /ṅ/ کو غشائی انفی مسموع مصمتی فونیم تسلیم کرتے ہیں ۔ لیکن چوں کہ اردو میں ان کے اقلی جوڑے دستیاب نہیں ، اس لیے ان کو علاحدہ فونیم کی حیثیت دینا مناسب نہیں ۔

اردو میں پانچ آوازیں /ق/ ، /ف/ ، /ز/ ، /خ/ اور /غ/ عربی فارسی سے مستعار الفاظ میں استعمال ہوتی ہیں ۔ /ز/ اور /ف/ آوازیں انگریزی سے مستعار لفظوں میں بھی مستعمل ہیں ۔ کچھ لوگ /ق/ کو /ک/ اور /خ/ سے ، /ف/ کو /پھ/ سے ، /ز/ کو /ج/ سے ، /خ/ کو /کھ/ سے اور /غ/ کو /گ/ سے تلفظ کرتے ہیں ۔ چونکہ ان آوازوں اور تبدیل ہو جانے والی آوازوں کے اقلی جوڑے معنی کی تفریق میں مدد دیتے ہیں اس لئے /ق/ /ف/ ، /ز/ ، /خ/ اور /غ/ — مصمتوں کو فونیم کا درجہ حاصل ہے ۔

نوٹ :- اس باب کے آخر میں کچھ اور اقلی جوڑوں کی فہرست درج ہے ۔

اردو میں [ژ] کی آواز چند فارسی اور انگریزی کے مستعار الفاظ تک ہی محدود ہے ۔ مثلاً :- ژال ، پژمردہ ، مژگاں وغیرہ ۔

اگر ان الفاظ میں [ژ] کی آواز کو /ز/ سے بولا جائے، جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے، تو معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور چونکہ [ژ] اور /ز/ آوازوں کا کوئی اقلی جوڑا ابھی دستیاب نہیں ہے اس لئے [ژ] کو صرف تحدیدی فونیم مانا جاسکتا ہے۔

بین الاقوامی صوتی رسم خط کے مطابق ذیلی فونیم کو [ ] میں اور فونیم کو / / میں لکھتے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے فرق کیا جاسکے۔

چند اقلی اور مماثل جوڑے

ق/ک

قمر کمر، قلب کلب، قاش کاش، قطب کتب، قدم کدم، قال کال،

مقدر مکدر، مقرر مکرر، نقطہ نکتہ، بقا بکا، طاق تاک۔

ق/خ - قمر خمر، قد خد، قطرہ خطرہ، قسم خصم، قلیل خلیل، بقیہ بخیہ، شاق شاخ

ز(ذ ض ظ)/ج، زنگ جنگ، زینہ جینا، ذلیل جلیل، زیب جیب، ذال جال، ازل اجل، بازی باجی، سزا سجا، نظم نجم، ہضم ہجم، راز راج، گز گج،

خ/کھ - خار کھار، خان کھان، خانہ کھانا، خول کھول، خیرہ کھیرہ، سخی سکھی۔

سیخ سیکھ۔

غ/گ - غل گل، غول گول، غلہ گلہ، غالی گالی، ساغر ساگر، آغا آگا، ناغہ ناگا، راغ راگ، باغ باگ۔

ف/پھ - فن پھن، فال پھال،

س/ش (ص) - سال شال، سادی شادی، سراب شراب، سیو شیوہ، سب شب، سیسا شیشہ، سیر شیر، سر شر، نصر نشر، سبحہ شبہہ، پاس پاش۔

۷- رُکن

آوازوں کے تجزیے کے لئے رُکن بطور اکائی کے استعمال ہوتا ہے۔ ہوا پھیپھڑوں سے لگاتار نہیں آتی بلکہ تقریباً پانچ بار فی سکنڈ کے حساب سے چھوٹی چھوٹی پھونکوں کی شکل میں منہ سے باہر اس طرح نکلتی ہے کہ سینے کے عضلات یکے بعد دیگرے سکڑتے اور پھیلتے رہتے ہیں۔ ان عضلات کی ہر تحریک کو صدری حرکت کہتے ہیں جو ایک رکن کی تشکیل میں معاون ہوتی ہے۔

ایک اور نظریے کے مطابق ہر لفظ میں کچھ آوازیں دیگر آوازوں کے مقابلے میں زیادہ ممتاز ہوتی ہیں۔ اس طرح کسی لفظ میں رکنوں کی تعداد منتہائی امتیاز کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ مثلاً لفظ ممتاز، میں /اُ/ اور /آ/ آوازیں دوسری آوازوں /م/ /ت/ اور /ز/ کے مقابلے میں زیادہ امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے مذکورہ مصوتے /اُ/ اور /آ/ منتہائی امتیاز رکھتے ہیں۔ اس طرح

اس لفظ میں 'مُم' اور 'تاز' دو رکن ہیں۔ اور پورا لفظ دو صدری
رکنوں میں ادا ہوتا ہے۔ ایسے الفاظ دو رکنی کہلاتے ہیں۔

ایک رکن کو مصوتوں اور مصمتوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے ہر رکن
میں صدری حرکت مصوتے کی بدولت ہوتی ہے، جس سے ہوا
نکل سیدھی باہر نکل جاتی ہے۔ اس لئے مصوتہ رکن کا مرکزہ کہلاتا
ہے۔ مصمتے صدری حرکت کے ذریعے نکلنے والی ہوا کی یا تو ابتدا کرتے
ہیں یا اختتام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اردو لفظ 'تاج' ایک رکن
ہے جس میں /آ/ مصوتے کے ذریعے ہوا باہر نکلتی ہے۔ اس میں /ت/
مصمتہ پہلے ہوا کو روک کر چھوڑتا ہے، اس لئے یہ نکاسی مصمتہ کہلائیگا
جبکہ رکن کے آخر میں /ج/ مصمتہ ہوا کو روکتا ہے۔ اس لئے یہ ضبطی
مصمتہ کہلاتا ہے۔ کسی رکن کے نکاسی مصمتے کو 'ابتدا' ضبطی مصمتے کو
'اختتامیہ' اور مصوتے کو 'منتہا' بھی کہتے ہیں۔

رکن کے شروع یا آخر میں ایک سے زائد مصمتے بھی ممکن ہیں مثلاً
لفظ 'بلیغ' میں /ب/ اور /ل/ شروع میں اور لفظ 'فرض' میں آخر میں
/ر/ اور /ض/ مصمتے بغیر مصوتے کے ایک ساتھ تلفظ ہوتے ہیں
اور یہ دونوں لفظ ایک ایک رکن ہیں۔ کچھ رکنوں میں ضبطی مصمتہ نہیں
ہوتا۔ مثلاً لفظ 'جا' ایک ایسا رکن ہے جس میں صرف ابتدا /ج/ اور
منتہا /آ/ ہی ہیں۔ کچھ رکنوں میں نکاسی مصمتہ نہیں ہوتا۔ مثلاً لفظ
'آج' ایک ایسا رکن ہے جس میں صرف منتہا /آ/ اور اختتامیہ
/ج/ ہی ہیں۔ لیکن لفظ 'آ' ایک ایسا رکن بھی ہے جس میں صرف
منتہا ہی موجود ہے۔ اس طرح منتہا کسی بھی رکن کا ایک ضروری عنصر

ہوتا ہے۔ بغیر منتہا کے کوئی رکن ممکن نہیں ہے جبکہ ابتدا یا اختتامیہ
رکن کے لئے ضروری عنصر نہیں ہیں۔

دوہرا مصوتہ

دوہرا مصوتہ کسی رکن میں ایک ایسا مصوتی خوشہ یا مصوتی
نیم مصوتی خوشہ ہے جس میں زبان ایک مصوتے سے دوہرے مصوتے
یا نیم مصوتے کی طرف کیفیت تبدیل کرتی ہوئی بہت تیزی سے حرکت
کرتی ہے۔ اگر مصوتی خوشہ اس طرح تلفظ ہو کہ دو رکنی ہو جائے تو وہ
دوہرا مصوتہ نہیں ہے۔ اس طرح دوہرا مصوتہ لازمی طور پر مصوتی
خوشہ ہے جبکہ مصوتی خوشے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دوہرا مصوتہ
ہو۔ ایسا مصوتی خوشہ جو دوہرا مصوتہ نہ ہو مصوتی تسلسل کہلاتا ہے
دوہرے مصوتے اور مصوتی تسلسل میں نمایاں فرق یہ ہے کہ
دوہرا مصوتہ ایک صدری حرکت میں ادا ہوتا ہے، اس لئے یہ
یک رکنی ہے جبکہ مصوتی تسلسل دو رکنی ہوتا ہے۔

اردو میں دوہرا مصوتہ فونیمی حیثیت رکھتا ہے یا نہیں، اس
بارے میں مختلف نظریات ہیں۔ اس بات پر بھی ماہرین لسانیات
متفق نہیں ہیں کہ /اے/ اور /او/ آوازوں کو مصوتہ تسلیم کیا جائے
یا کہ دوہرا مصوتہ۔ بہرحال جو بات اہم ہے وہ یہ کہ دوہرے مصوتے
اور مصوتی تسلسل میں فرق کرنا چاہئے۔

اردو کے مصوتی تسلسل کی تفصیل اگلے باب میں پیش کی گئی ہے

۸۔ مصوّتی تسلسل

اگر الفاظ کی ابتدائی، درمیانی یا آخری حالت میں ایک سے زیادہ مصوتے ایک ساتھ آئیں تو ان کو مصوتی تسلسل کہتے ہیں۔ ذیل میں ایک چارٹ کے ذریعے اُردو میں پائے جانے والے عام مصوتی تسلسل دکھائے گئے ہیں۔ جن کی وضاحت بعد میں مثالوں کے ذریعے کردی گئی ہے۔ چارٹ میں ✓ نشان تسلسل کے وقوع کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

پہلا رکن	دوسرا رکن						
	ای	اِ	اے	اَ	آ	اُو	او
اے	✓					✓	
اَ	✓	✓	×	✓	✓	✓	
آ	✓	✓	×	✓		✓	✓
اَو	✓				✓	✓	
اُ	✓		✓	✓	✓	✓	✓
او	✓		✓	✓	✓	✓	✓

مثالیں:- اے + ای ← تیئیں لیئی

اَ + اُو ← رؤف

اے + اُو ← جیئو

اَ + ای ← رئیس کئی

اَ + اِ ← ائِزّہ

اَ + اَ ← تعجّب

اَ + آ ← مآل مدّعا

اَ + اُو ← شعُود

آ + ای ← آئین سائیں بھائی

آ + اِ ← عائشہ آرائش معائنہ

آ + اَ ← شجاعت

آ + اُو ← طاعُون

آ + او ← جاؤ

اُو + اوں ← چھوؤں

اُ + ای ← معُین سُوئی

اُ + اے ← ہُوئے

اُ + اَ ← شعُرا

اُ + آ ← لُعاب دُعا

اُ + او ← چھوؤ

او + ای ← کوئی

او + اے ← سوئے

اوُ + آ ← شُرُوعات

او + آ ← دوآبہ

او + اوں ← سوؤں

او + او ← روؤ

او + ای ← یک سوئی

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کسی لفظ میں جہاں مصوتی تسلسل آتا ہے وہاں رُکن قطع ہو جاتا ہے مثلاً دعا دو صوت رُکنی لفظ ہے۔ جس میں پہلا رُکن /د/ اور دوسرا رُکن /آ/ ہے۔

۹ - مصمتی خوشے

جب الفاظ کے شروع یا آخر میں دو یا دو سے زائد مصمتے ایک ساتھ اس طرح تلفظ ہوتے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی مصوتہ نہیں بولا جاتا تو ایسے مصمتوں کو مصمتی خوشے کہتے ہیں۔ اُردو میں مصمتی خوشے دونوں حالتوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کتاب کے آخر میں ایک چارٹ پیش کیا گیا ہے جس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مصمتی خوشوں کا وقوع معلوم ہو جاتا ہے۔

ابتدائی مصمتی خوشے

چارٹ میں ابتدائی خوشوں کو (I) سے ظاہر کیا گیا ہے ذیل میں ان کی مثالیں درج ہیں۔

مثالیں:- پْلیٹ ، پْریم

بْلیڈ ، بْریڈ

ٹْرک ،

ڈْرائیور ،

فْریم ،

اُردو میں ابتدائی مصمتی خوشے دو لبی بندشیے + پہلوی و ارتعاشی، بکوسی + ارتعاشی، لب دنتی صفیری + ارتعاشی آوازوں کے بنتے ہیں۔ لیکن ان میں اکثریت یورپی الفاظ کی ہوتی ہے۔

آخری مصمتی خوشے:

چارٹ میں آخری مصمتی خوشوں کو (F) سے ظاہر کیا گیا ہے ذیل میں ان کی مثالیں درج ہیں۔

مثالیں:- (پ) گپت ، شاپس۔

(ب) ضبط ، قبل ، قبر ، حبس ، نبض۔

(ت) نطق ، بطن ، قتل ، عطر ، لطف۔

(د) قدر۔

(ٹ) نوٹس۔

(ج) وجد ، اجر ، عجز۔

(ک) حکم ، رکن ، فکل ، شکر ، عکس ،

(ق) وقت ، عقد ، رقم ، عقل ، وقف ، نقص ، نقش۔

(م) کیمپ ، سمت ، حمد ، ضمن ، عمر ، لمس ، رمز۔

(ن) سنت ، چند ، جنٹ ، ٹھنڈ ، انچ ، رنج ، کنٹھ ، ہنس ، طنز۔

مثالیں:۔

(ل) بلب ، خلط ، جلد ، رزلٹ ، فیلڈ ،
سلک ، ، خلق ، فلم ، زلف ، تلخ ۔

(ر) ضرب ، پرت ، مرد ، چارٹ ، گارڈ ،
مرچ ، خرچ ، ترک ، مرگ ، غرق ۔
نرم ، ہارن ، صرف ، ترس ، فرض ،
ترش ، سرخ ، مرغ ،

(ف) مفت ، حسن ، قفل ، کفر ، نفس ، حفظ ،

(س) دلچسپ ، خسب ، مست ، قصد ، لسٹ
نسق ، اسم ، حسن ، اصل ، نثر ، نصف
مسخ ،

(ز) جذب ، رزق ، جزم ، عزل ، عذر ۔

(ش) گوشت ، اشک ، عشق ، چشم ، جشن ،
حشر ۔

(خ) سخت ، زخم ، دخل ، فخر ، شخص ، اخذ ،
بخش ۔

(غ) مغز ۔

(ہ) لحم ، لحن ، قہر ،

مصمتی ۔ نیم مصوتی خوشے

ذیل میں ایسے خوشوں کی مثالیں درج ہیں جن میں
مصمتے اور نیم مصوتے ایک ساتھ ابتدائی اور آخری میں تلفظ ہوتے ہیں

مثالیں:۔ ابتدائی ۔ پیار ، بیاہ ، کیا ، گیارہ ۔
آخری ۔ نحو ، سرو ، عضو ، لغو ،

ان مثالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو میں آخری مصمتی خوشوں کی تعداد ابتدائی خوشوں کے مقابلے میں زیادہ ہے ۔ عام طور سے انگریزی کے مستعار الفاظ کے ابتدائی مصمتی خوشوں میں مصوتوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے ۔ مثلاً :۔ 'سکول' لفظ کو 'اسکول' بولتے ہیں جبکہ سنسکرت الفاظ کے ابتدائی مصمتی خوشے توڑ دیئے جاتے ہیں مثلاً :۔ 'برہمن' لفظ کو 'برہمن' تلفظ کرتے ہیں ۔ عربی و فارسی کے مستعار الفاظ کے آخری مصمتی خوشوں میں بھی مصوتہ جوڑ دینے کا رجحان ہے ۔ مثلاً :۔ 'دخل' کو 'دخل' اور 'نرم' کو 'نرم' بولتے ہیں ۔
بعض اوقات لوگ کچھ الفاظ میں مماثلت کی بنا پر آخری مصمتی خوشے تلفظ کرتے ہیں ۔ مثلاً لفظ 'مرض' کو 'مرض' بولنا غلط ہے ۔
لیکن عربی فارسی الفاظ کی ایک بڑی تعداد میں اردو آخری مصمتی خوشوں کو برقرار رکھتی ہے ۔

مصمتی تسلسل

ذیل میں درمیانی حالت میں پائے جانے والے مختلف مصمتی تسلسل کی مثالیں دی گئی ہیں ۔ چارٹ میں ، ان کو (M) نشان سے ظاہر کیا گیا ہے ۔ مثالیں :۔

(پ) گپتا ، چپٹا ، توپچی ، چپکا ، اپنا ، گھپلا ، اپریل ، کپڑا ، اپسرا

(ب) آبپاشی ، بھبھنی ، ابن ، ابکائی ، طبقہ ، چبنی ، آبلہ ، ابرق ،
گبڑا ، سبزی ، حبشی ، بیوا ، ڈبیا ۔

(ت) رُتبہ، ستگرو، کتھا، پیٹ جھڑ، آتما، کُتنا، پتلا، کترن
انتڑی، متوالا، کُتیا۔

(د) پھُدکا، گُدی، صدقہ، اَدھا، آدمی، گدنا، بدلہ،
بادری، گدڑی، بادشاہ، لدوا، بندیا۔

(ٹ) ہٹنا، مٹکا، گٹھا، اٹکھیلیاں، کٹ گھر، کھٹمل، کٹنی،
بوٹلی، پٹڑی، پلٹس، کٹھل، پیٹوا، کٹیا۔

(ڈ) مونڈنا، بڈھا، اڈلی، کھنڈہر، رنڈوا، ہنڈیا۔

(چ) بچپن، بیچنا، ہچکی، اچھا، کچنار، نچلا، کچرا، کھچڑی،
کیچوا، کچیا۔

(ج) راجپوت، سجنا، سجدہ، آجکل، اجگر، اجمیری، سجنا،
کھجلی، گجرا، پنجرہ، اجوائن۔

(ک) لڑکپن، اکبر، مکتب، نکٹا، رکھا، تکمیل، تاکنا، چکلہ،
بکرا، ٹکڑا، اکسانا، رکشہ، پکوان، تکیہ۔

(گ) ناگپور، بھگنا، مگدر، رونگٹا، باگ ڈور، دیگچی،
ناگپھنی، لگ بھگ، ماگدھی، مگھا، جلگنگ، دگنا،
نگلا، نگری، نگوڑا، لگوا، انگیا۔

(ق) رقبہ، مقتول، نقد، مقناطیس، نقلی، نقرئی، لقوا،
بقیہ۔

(بھ) چُبھتا، چُبھنا، اُبھرا، چُبھوانا۔

(تھ) ہتھکڑی، اُتھلا، ہتھنی، ہاتھ مس، لونھڑا، متھوانا،
کتھیا۔

(دھ) باندھنا، چندلانا، چودھری، اُدھڑا، بدھوان، بدھیا۔

(ٹھ) بیٹھتا، بیٹھنا، اٹھلانا، گٹھری، اُٹھوانا۔ گٹھیا۔

(جھ) مانجھتا، مانجھنا، منجھلا، منجھوانا،

(کھ) چکھتا، چکھنا، ادکھلی، اکھرا، اکھڑا، رکھوانا، مکھیا۔

(گھ) اونگھنا، سونگھنا، پگھلا، بگھرا۔

(م) چمپا، کھمبا، تمنا، ممدا، چمٹا، چمچی، امجد، چمکا، چمگادڑ،
گمبھیر، چومنا، املی، امرت، چمڑا، کمسن، رمضان، شمشاد،
کمخواب، تمغہ، کمہار، چموانا، کامیاب۔

(ن) کنپٹی، کنبہ، گنتی، کنڈا، کنٹوپ، جھنڈا، غنچہ، کنجی،
تنکا، بھنگا، تنقید، کندھا، کنگھی، چنری، النفی، بنسی،
خنزیر، منشا، تنخواہ، تنہا، چنوانا، بنیا۔

(ل) کلپانا، ملبہ، بالتو، جلدی۔ الٹا، ڈالڈا، لالچی،
ملنچا، چھلکا، سلگانا، حلقہ، تلپھٹ، سلجھانا، کلمہ،
پلنا، کالرا، پلڑا، قلفی، آلسی، الزام، گلشن، تلخی،
شلغم، دلہن، تلوار، دلیا۔

(ر) کھرپا، چربی، کرتا، مردہ، مرچا، ہرجہ، سرکا، مرگی،
برقع، ارہر، کرچھا، برکھا، کرگھا، گرمی، ورنہ، مرلی،
برفی، کرسی، عرضی، ترشی، سرخی، مرغی، کارروائی،
کربیا۔

(ڑ) تڑپا، دڑبا، بڑتا، اڑچن، لڑکا، اڑنا، کڑوا، چڑیا،

(ڈھ) بڑھئی، پڑھنا، پڑھوانا، بُڑھیا۔

(ف) کوفتہ، کفگیر، کفنانا، مفلر، نفرت، لفڑا، افسانہ، افزا، افشاں، افغان، افواہ، صفیہ۔

(ز) جذبہ، مزدور، مذکور، بدمزگی، لازمی، غزقی، نزلہ، عذرا، مذہب، رضوان، رضیہ۔

(ش) تشبیہ، ناشپاتی، ناشتہ، خوشدل، مشکل، ہمیشگی، مشقی، ریشمی، روشنی، تشلہ، معاشرہ، خوشخبری، مشغول، خوشحال، رشوت، اشیا۔

(ژ) اژدہا، مژگاں، پژمُردہ،

(خ) اخبار، فاختہ، فراخدل، زخمی، تختا، داخلہ، نخرا، مخفی، رخصت، اخضر، بخشی، استخواں، بخیہ،

(غ) رغبت، چغتائی، بغداد، نغمہ، داغنا، جغلی، مغرور، مغفرت، لغزش، اغوا، اغیار۔

(ہ) شہپر، محبوب، تہتر، تہدی، رہٹی، لہجہ، جھکا، تہنگا، قہقہہ، احمق، کہنی، پہلا، چہرہ، محفل، محشر، تہذیب، وحشی، احوال، احیا۔

(و) باولا، محاورہ، معاوضہ، معاویہ۔

نوٹ:- اُردو میں 'ہ' کو چھوڑ کر باقی سبھی مصمتوں کے درمیانی تسلسل ملتے ہیں۔

مشدّد

جب ایک ہی مصمتہ دو بار بولا جائے تو اسے مشدد کہتے

ہیں۔ اُردو میں مشدّد مصمتے عام طور سے خفیف مصوّتوں کے بعد درمیانی حالت میں آتے ہیں۔ چارٹ میں مشدّد کو G سے ظاہر کیا گیا ہے۔ مثالیں:- ٹھپّڑ، ڈبّا، اطلاع، بھدّا، مِٹھّا، ادّا، بچّہ، پچھّا، اِکّہ، لٹّو، رقّاصہ، چمّہ، گنّا، ملّاح، کرّا، تشفّی، رسّا، مشّاطہ، عزّت، اُفّاہ، مُرغّن، قہّار، کوّا، عیّاش،

اُردو میں ہکاری اور تھپکی والے مصمتوں کو چھوڑ کر عام طور پر سبھی مصمتے اور نیم مصوّتے مشدّد ہوتے ہیں۔

۱۰- فوق قطعی فونیم

مصوّتے، مصمتے اور نیم مصوّتے قطعی فونیم کہلاتے ہیں لیکن زبان میں سُر، لہر اور اتصال وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان کو فوق قطعی فونیم کہتے ہیں۔

اتصال

بعض اوقات ایسے الفاظ ملتے ہیں جن کے درمیان میں بولنے میں تھوڑا سا وقفہ دے دیا جائے تو ایک معنی اور اگر وقفہ نہ دیا جائے تو دوسرے معنی نکلتے ہیں۔ مثلاً:- "دوا پی لی ہے" جملے میں دو الفاظ 'پی'، 'لی' کے بیچ تھوڑا وقفہ دیکر بولا جائے تو یہ مرکّب فعل ہے۔ اگر دونوں کو ایک ساتھ بولا جائے تو یہ لفظ 'پیلی' یعنی رنگ کا معنی دیتا ہے۔

اردو میں آوازوں کی طرح کیونکہ اتصال بھی معنی کی تفریق

میں مدد دیتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ایک فونیم ہے۔

دیگر مثالیں:-

تم ہارے / تمھارے

کال کا شہر / کالکا شہر

؎ موت کے سیل میں گیا بہرام / بہ رام

؎ ظالم تری برچھی نے کتنوں ہی کے بر چھینے

سُر لہر

ہر لفظ یا جملے کو ہم مختلف سُروں سے ادا کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی لفظ یا جملے کو مختلف سُروں سے ادا کرنے میں مختلف معنی نکلتے ہیں۔ جن میں تفریق ہم صرف سُن کر ہی کر سکتے ہیں یا پھر سائنسی آلات کے ذریعے ممکن ہے۔ عام طور سے مختلف سُروں کو ظاہر کرنے کے لئے ۱، ۲، ۳ نمبر لگا کر سُر لہر کی تبدیلی کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ انگریزی کے بیشتر الفاظ میں سُر لہر کی تبدیلی سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اردو میں یہ تبدیلی صرف جملوں ہی میں پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ذیل میں ایک جملہ تین بار لکھا گیا ہے۔ بظاہر ہر جملہ ایک جیسا ہے لیکن مختلف الفاظ پر مختلف سُروں کے نمبر لگا دینے سے ہر بار بولے گئے جملے کا مفہوم بدل جاتا ہے۔

جملے:- کیا تم سیب کاٹ کر کھا رہے ہو؟

کیا تم سیب کاٹ کر کھا رہے ہو؟

کیا تم سیب کاٹ کر کھا رہے ہو؟

بولنے والا ان جملوں میں کسی ایک پر (لفظ) زیادہ زور دے رہا ہے

یعنی پہلے جملے میں لفظ 'کاٹ کر'، پر دوسرے میں لفظ 'سیب' پر اور تیسرے میں لفظ 'تم' پر زیادہ زور دینے سے ہر بار جملے کا مفہوم بدل جاتا ہے۔ اس طرح ان جملوں میں سُر لہریں معنی کی تفریق میں مدد دے رہی ہیں۔ اس لئے اُنھیں بھی فونیم کا درجہ حاصل ہے۔

۱۱- اُردو حروفِ تہجّی

اُردو میں ۳۷ حروف اور ۷ (سات) اعراب و علامات استعمال ہوتے ہیں، جو عربی و فارسی سے ماخوذ ہیں۔ یہ حروف دائیں سے بائیں جانب ایک دوسرے سے جوڑ کر یا علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں۔ جب یہ ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں تو ان کی شکلیں ابتدائی، درمیانی اور آخری حالتوں میں قدرے مختلف ہو جاتی ہیں ان تینوں حالتوں سے مراد ان حروف کی تحریری شکل ہے نہ کہ ان کی آواز۔ حروف کی یہ تبدیل شدہ شکلیں ذیلی ترسیم کہلاتی ہیں۔ اس طرح اردو رسم خط ایک قسم کی مختصر نویسی ہے جس میں الفاظ نہ صرف کم جگہ گھیرتے ہیں بلکہ لکھنے میں نسبتاً وقت بھی کم صرف ہوتا ہے۔ اردو حروف کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ زیادہ تر حروف ہم شکل ہوتے ہیں اور محض نقطوں کے اوپر نیچے لگانے یا نہ لگانے سے حروف میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً د، ر، ح، با ب وغیرہ جیسی شکلوں میں نقطے ہی حروف میں تفریق کرتے ہیں۔ اس لئے رسم خط سکھانے کے لئے اُردو حروف کی درجہ بندی، ہم شکل حروف اور ان کے ذیلی

ترسیم کے مطابق کی جا سکتی ہے۔ اس طرح سبھی حروف کو بیک وقت پیش کرنے کی بجائے حروف کی درجہ بندی کے مطابق ہی ان کی تدریس کی جانی چاہیے۔ اس کے علاوہ حروف کی بدلی ہوئی شکلوں کی جو مثالیں دی جائیں ان کو پیش کرتے وقت اس بات کو مدِّنظر رکھنا چاہیے کہ الفاظ بامعنی ہوں اور بتدریج آسان سے مشکل ہوں۔ جن حروف کی تدریس کی جا رہی ہو ان میں صرف وہی الفاظ شامل ہونے چاہئیں جو اس وقت تک بتائے گئے حروف پر مشتمل ہوں۔

حروف کی درجہ بندی :

زیادہ تر حروف کو ان کی شکلوں کی یکسانیت کے مطابق مختلف گروپ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً 'د' گروپ میں (د ڈ ذ)، 'ر' گروپ میں (ر ڑ ز ژ)، 'ح' گروپ میں (ج چ ح خ)، 'س' گروپ میں (س ش ص ض)، 'ب' گروپ میں (ب پ ت ٹ ث) اور باقی گروپ ف ق، ل م، ع غ، ک گ، ن ی ے، ط ظ، اور ہ کے ہو سکتے ہیں۔

اُردو حروف مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت ایک دوسرے سے ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

'ا' اور 'و' اپنے بعد میں آنے والے کسی حرف کے ساتھ نہیں جڑتے۔ لیکن جب یہ اپنے پہلے لکھے جانے والے حروف سے جڑتے ہیں تو اپنی شکل نہیں تبدیل کرتے۔ مثلاً:۔ آواز، دوا، جا، جو۔

'د' اور 'ر' گروپ کے حروف بھی اپنے بعد آنے والے کسی حرف کے ساتھ نہیں جڑتے لیکن ان سے پہلے جب کوئی حرف جڑتا ہے

تو یہ اپنی شکلیں تبدیل کر دیتے ہیں۔ مثلاً [ر] جدا اور [ـر] جڑ

'ح'، 'س' گروپ کے حروف اور ل، م، ف، ق حروف جب جڑتے ہیں تو ان کے صرف ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں ہی ذیلی ترسیم ہوتے ہیں۔ مثلاً [حـ]، [سـ]، [صـ]، [لـ]، [مـ]، [فـ] اور [قـ]

'ک' اور 'گ' حروف کے دو ذیلی ترسیم ہوتے ہیں۔ [ک] ذیلی ترسیم صرف 'ا' اور 'ل' سے پہلے ہوتا ہے، جبکہ [کـ] ذیلی ترسیم باقی تمام حروف سے پہلے تحریر میں آتا ہے۔

مثلاً:۔ کان، کل، کم۔

'ب' گروپ اور 'ن'، 'ی'، 'ے' حروف کے تین ذیلی ترسیم ہیں۔ تینوں ذیلی ترسیم تکمیلی تقسیم میں ہوتے ہیں یعنی ایک کی جگہ دوسرا ذیلی ترسیم نہیں استعمال ہوتا ہے، کیونکہ یہ تینوں اپنے بعد میں آنے والے حروف کے مطابق ہی تحریر ہوتے ہیں۔ مثلاً [ـر] ذیلی ترسیم 'ح' گروپ کے حروف 'ہ' اور 'ھ' کے ساتھ آتا ہے۔ [ـلـ] ذیلی ترسیم و، ف، ق، ع، غ، ط، ظ، ی، ے، س، ش، ص اور ض کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ باقی تمام حروف کے ساتھ [بـ] ذیلی ترسیم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:۔

بج، بہہ، بھ + بو، بف، بق، بع، بط، بی، بے، بس
بص + با، بد، بر، بت، بل، بک۔

نوٹ:۔ د اور ر گروپ کے علاوہ مذکورہ سبھی حروف جب لفظ کے آخر میں آتے ہیں تو ان کی شکل تبدیل نہیں ہوتی۔ مثلاً:۔

بج، بس، بص، بل، بم، بف، بک، بت، بن، بی، بے۔

"ع" اور "غ"، ابتدائی، درمیانی اور آخری تینوں حالتوں میں مختلف ذیلی ترسیم رکھتے ہیں۔ مثلاً ابتدائی [عـ]، درمیانی [ـعـ] اور لفظ کے آخر میں [ـع]۔ غم، بعد، تیغ۔

"ہ" کے چار ذیلی ترسیم ہیں۔ مثلاً [ہـ] ابتدائی حالت میں و، ح، س، ص، ف اور م حروف سے پہلے اور باقی حروف سے قبل [ہـ] کی شکل مستعمل ہے۔ [ـہـ] ہمیشہ درمیانی حالت میں اور لفظ کے آخر میں [ـہ] ذیلی ترسیم استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:۔

ہو، ہج، ہنس، ہص، ہف۔ ہم + ہا، ہد، ہر، ہل، ہک، ہٹ ہن ہے ہی + پیار + کہ۔ "ط" اور "ظ" حروف کسی بھی حالت میں اپنی شکلیں نہیں تبدیل کرتے ہیں۔ مثلاً:۔ طا، خطا، بجا۔

نوٹ:۔ جو بات تمام حروف میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ اُردو کے سبھی حروف جب تنہا لکھے جاتے ہیں تو ان کی شکلیں تبدیل نہیں ہوتیں۔

مندرجہ بالا نکتوں کو مدِ نظر رکھنے سے رسم خط کی تدریس میں نہ صرف وقت کم صرف ہوتا ہے بلکہ اساتذہ اور مبتدیوں کو مزید دشواریوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

اعراب

زبر، زیر اور پیش بالترتیب خفیف مصوتوں /اَ/ /اِ/ اور /اُ/ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مبتدیوں کو رسم خط کی تدریس کے دوران کھڑی زیر /ای/ مصوتے کے لئے اور اُوپر

اُلٹا پیش /اُو/ مصوتے کے لئے استعمال کروانا چاہئے۔ اسی طرح زیر کا استعمال /اَے/ اور /اَو/ مصوتوں کے لئے ہوتا ہے تاکہ سبھی مصوتوں کا ایک دوسرے سے فرق کیا جا سکے۔ آگے چل کر ان اعراب کا استعمال خود بخود ترک ہو جاتا ہے اور سیاق و سباق کی مدد سے تلفظ کیا جاتا ہے۔

مد (ـٓ) صرف الف پر ابتدائی حالت میں /آ/ مصوتے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ درمیانی اور آخری حالتوں میں الف بغیر مد کے /آ/ مصوتے کی آواز دیتا ہے۔ لیکن چند عربی الفاظ جیسے قرآن، ماٰخذ، مآل اور مآب وغیرہ میں الف پر درمیانی حالت میں بھی مد لگا دیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ دو رکنی ہیں۔ یعنی قر + آن اس لئے دوسرے رکن کی ابتدائی حالت میں الف پر مد آیا ہے۔

جزم (ـْ)

اس کا استعمال عام طور پر مصمتی خوشوں کے لئے ہوتا ہے مثلاً لفظ "بخت" میں /خ/ اور /ت/ کے درمیان کوئی مصوتہ نہیں بولا جاتا ہے، اس لئے یہاں جزم لگا دی گئی ہے۔

تشدید (ـّ)

یہ صرف ان مصمتوں اور نیم مصوتوں کے اوپر لگائی جاتی ہے جن کو دو دفعہ بولا جاتا ہے۔ مثلاً لفظ "کتّا" اور "عیّاش" میں /ت/ اور /ی/ کی آواز دو دفعہ تلفظ ہو رہی ہے اس لئے ان آوازوں کی نمائندگی کرنے والے حروف پر تشدید لگا دی گئی ہے۔

ہمزہ (ء)

اردو میں ہمزہ حرف نہیں ہے بلکہ ہمیشہ مصوتے کی آواز دیتا ہے۔ عربی میں یہ مصوتہ بھی ہے اور مصمتہ بھی۔ ہمزہ صرف وہاں لگایا جاتا ہے جہاں مصوتی تسلسل ملتا ہے۔ یعنی جب دو مصوتے ایک ساتھ ہوتے ہیں تو 'و'، 'ی' اور 'ے' پر ہمزہ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً گئی، گئو، گائی، گائے، گاؤ اور رکماؤ جیسے الفاظ میں [اَ+اِی]، [اَ+اے]، [اَ+او]، [آ+اِی]، [آ+اے] [آ+او] اور [آ+اوُ] مصوتی تسلسل دکھانے کے لئے ہمزے کا استعمال کیا گیا ہے۔ بعض عربی الفاظ میں مصوتی تسلسل کے بغیر بھی ہمزہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:- مؤنث، اور جرأت۔ بعض عربی الفاظ کی جمع کے بعد بھی ہمزہ لگا دیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ میں بھی کوئی مصوتی تسلسل نہیں ہوتا بلکہ یہ محض رسماً مروج ہے مثلاً۔ اُمراء، شعراء، وغیرہ اب اس کا رواج دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے

اردو میں کچھ مخصوص مستعار عربی الفاظ پر مندرجہ ذیل علامات بھی مستعمل ہیں۔

تنوین (ً ٍ ٌ)

چند الفاظ میں آخری حرف 'الف' پر دو زبر لگانے سے 'نون' کی آواز نکلتی ہے۔ جیسے لفظ مثلاً میں الف کے تلفظ کے بجائے اس کا تلفظ 'مثلن' ہوتا ہے۔ دیگر مثالیں۔ فوراً، نسبتاً، عموماً وغیرہ۔ ہائے ملفوظی پر ختم ہونے والے الفاظ میں 'ۃ' در لاحقہ کر دیتے ہیں۔ جیسے اشارہ۔ اشارۃً، اوادۃً وغیرہ۔

کھڑا زبر (ٰ)

کچھ الفاظ میں جن حروف پر کھڑا زبر لگا ہوتا ہے وہاں ان حروف کے بعد /آ/ مصوتے کی آواز نکلتی ہے۔ جیسے لفظ 'رحمٰن' میں میم کا تلفظ بطور 'رحمان' کے ہو رہا ہے۔ لیکن کچھ الفاظ میں حرف 'ی' پر کھڑا زبر لگانے سے /ای/ کے بجائے /آ/ مصوتے کا تلفظ ہوتا ہے۔ مثلاً لفظ 'دعویٰ' کا تلفظ 'دعوا' ہوگا۔

دیگر مثالیں:- اعلیٰ، لیلیٰ، موسیٰ، یا مصلےٰ، مصطفےٰ وغیرہ

تائے تانیث (ۃ)

عربی سے مستعار الفاظ میں 'ۃ' حرف بھی استعمال ہوتا ہے جو صرف 'ت' کی آواز دیتا ہے۔ مثلاً:- زکوٰۃ (زکات)، صلوٰۃ (صلات) وغیرہ۔

نون غنہ (ں)

انفی مصوتوں کو لفظ کے آخر میں تلفظ کرنے کے لئے بغیر نقطے کا 'نون' استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ہاں، ہوں، ہیں وغیرہ۔ اس طرح 'جاں' اور 'جان'، یا 'جوں' اور 'جون' میں فرق کیا جاتا ہے۔ لیکن لفظ میں ابتدائی یا درمیانی حالت میں نون پر نقطہ دیا جاتا ہے۔ جیسے اینٹ، ہنس وغیرہ۔ ایسے الفاظ میں 'نون' مصمتہ اور انفی مصوتوں میں فرق کرنے کے لئے الٹا جزم، یعنی (ٚ) لگا دیتے ہیں جیسے:- ہنس اور ہنس، بھنکا اور بھنگی وغیرہ

۱۲- اُردو مصوّتوں کی فونیمی ہجائی مطابقت

اردو میں دس مصوّتوں کے لئے صرف چار حروف (ا، و، ی، ے) اور تین اعراب (زبر، زیر، پیش) استعمال ہوتے ہیں۔ مد "الف" پر صرف ابتدائی حالت میں /آ/ مصوّتے کی آواز دیتا ہے باقی حالتوں میں الف بغیر مد کے ہی /آ/ مصوّتے کے لئے تلفظ ہوتا ہے۔ ذیل کے چارٹ میں تمام مصوّتی فونیم، ان کے اُردو میں نام اور ان کی تینوں حالتوں میں وقوع مع مثالوں کے درج ہیں۔

نام	فونیم (۱)(۲)	اعراب اور ذیلی ترسیم: ابتدائی	درمیانی	آخری
		ابتدائی	درمیانی	آخری
یائے معروف	/ی/	[ایہ-] ایکھ	[-یہ-] چیل	[-ی] کی
زیر	/ـِ/	[اِ-] اِس	[-ـِ-] دِن	[-ہ] رکہ
یائے مجہول	/ے/	[ایہ-] ایک	[-یہ-] تیل	[-ے] کے
یائے لین	/ـَے/	[اَیہ-] اَیکا	[-یَہ-] پَیسا	[-ـَے] طے
زبر	/ـَ/	[اَ-] اَب	[-ـَ-] جَب	[-ہ] نہ
الف	/ا/	[آ-] آب	[-ا-] داب	[-ا] جا
واؤ معروف	/اُو/	[اُو-] اُون	[-اُو-] ڈُوبا	[-اُو] بُو
پیش	/ـُ/	[اُ-] اُن	[-ـُ-] بُن	×
واؤ مجہول	/و/	[او-] اوس	[-و-] روڈ	[-و] رو
واؤ لین	/ـَو/	[اَو-] اَور	[-ـَو-] دَوڑ	[-ـَو] جَو
نون غنہ	/ں/	[مصوتہ+ں] آنکھ	[-مصوتہ+ں-] دانت	[-مصوتہ+ں] ہاں

"الف" ہر مصوّتے کے لئے ابتدائی حالت میں استعمال ہوتا ہے "ی" کا استعمال صرف /ای/ مصوّتے کے لئے ہی ہوتا ہے، "ے" /اے/ مصوّتے کے لئے اور زبر کے ساتھ /اَے/ مصوّتے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ "و" کا استعمال تین مصوّتوں کے لئے ہوتا ہے یعنی اُلٹے پیش کے ساتھ /اُو/ کی آواز دیتا ہے زبر کے ساتھ /اَو/ آواز دیتا ہے اور بغیر کسی اعراب کے /او/ کی آواز دیتا ہے۔ باقی مصوّتوں کے لئے زبر، زیر اور پیش کا استعمال بالترتیب /اَ/ /اِ/ اور /اُ/ کے لئے ہوتا ہے۔ کھڑی زیر اور اُلٹا پیش صرف مبتدیوں کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں۔ زبر کی طرح بعد میں ان اعراب کا استعمال بھی ترک کر دیا جاتا ہے۔

کھڑا زیر "ی" کی ابتدائی اور درمیانی ذیلی ترسیم کے نیچے /ای/ مصوّتے کے لئے لگائی جاتی ہے تاکہ /اے/ مصوّتے سے فرق کیا جا سکے۔ اسی طرح "و" کے اوپر الٹا پیش کا استعمال بھی /اُو/ اور /او/ مصوّتوں کے فرق کو قائم رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔

ہائے مختفی۔

دیگر زبانوں کی طرح اُردو میں بھی بعض الفاظ کو جس طرح لکھتے ہیں اس طرح تلفظ نہیں کرتے۔ مثلاً کچھ الفاظ کے آخر میں "ہ" (ہائے مختفی) مصوّتوں کی آواز بھی دیتا ہے۔ جیسے کہ، نہ، یہ، اور ہفتہ الفاظ میں بالترتیب /اِ/، /اَ/، /اے/ اور /آ/ مصوّتے تلفظ ہوتے ہیں۔

واوِ معدولہ۔ فارسی کے چند الفاظ میں حرف "خ" کے

بعد و، /اُ/ مصوتے کی طرح تلفظ ہوتا ہے۔ مثلاً خوش، خود، خورشید خوراک، برخوردار وغیرہ۔

کچھ الفاظ میں واؤ تلفظ میں نہیں آتا۔ مثلاً:۔ خواہ، خوار، خواب، خواہش، خواجہ، تنخواہ وغیرہ

واوِ عطف

کچھ مرکب الفاظ میں دو اسما یا صفات کے درمیان، و، /او/ مصوتے کی طرح تلفظ ہوتا ہے۔ مثلاً:۔ ؎

رقیب تو اُدھر شیر و شکر ہوتے رہے
ہم ادھر دربان سے زیر و زبر ہوتے رہے

ع،

عربی میں ع، حلقومی صفیری مصمتہ ہے۔ لیکن اُردو میں یہ مصوتے کی آواز دیتا ہے۔ ذیل میں ایسے الفاظ دیے گئے ہیں جن میں ع، حروف ا و ی، ے وغیرہ کے ساتھ اور تنہا اردو کے دس مصوتوں کی آواز دے رہا ہے۔

مصوتے	حروف	مثالیں:۔
(۱) /ای/	ع + ی	عیدِ عیسٰی، نعیم، قلعی
	ی + ع	وسیع ربیع
(۲) /اِ/	ع	علاج عزت شاعر
(۳) /اے/	ا + ع	اعلان اعتبار اعراب
	ع	شعر فعل تابع واقع
	ع + ے	مصرعے موقعے ضلعے

مصوتے	حروف	مثالیں:۔
(۴) /اے/	ع + ے	عین عینک عیش عیب
(۵) /[illegible]/	ع	عقل عرضی مشغل وقت وضع شرع
(۶) /آ/	ع	بعد معلوم موقع منع
	ع + ا	عام عالم رعایت معاف دعا استدعا
	ا + ع	اعظم اعمال
	ع + ہ	واقعہ قلعہ
(۷) /اُو/	ع + وٗ	عود شعور ملعون
	وٗ + ع	شروع طلوع
(۸) /اُ/	عُ	عمر عمدہ عنوان
(۹) /او/	ع	رعب معجزہ شعلہ
(۱۰) /آو/	عَ + و	عورت عون

ذیل میں ایسے کچھ الفاظ دیے گئے ہیں جن میں ع، کی جگہ، الف، یا ے، وغیرہ لکھنے سے معنی میں فرق آجاتا ہے۔ مثلاً:۔

ا/ع - آم عام، ارب عرب، الم علم، آسیہ عاصیہ، آسی عاصی، آری عاری، امارت عمارت، لال لعل، جال جعل، نال نعل، مارکہ معرکہ، باز بعض، سادی سعدی، رانا رعنا، تان طعن، مربا مربع، مسرا مصرع، ماموں معمور۔

اے/ع - شیر شعر، فیل فعل۔

وصی وسیع، نو نوع، دفعہ دفع۔

اضافت

کچھ عربی فارسی مرکّب الفاظ میں دو اسماء یا اسم اور صفت
کے درمیان اضافت کا استعمال ہوتا ہے۔ جس لفظ میں اضافت
لگتی ہے وہی جملے کے فعل کو متاثر کرتا ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں

اضافت زیر۔ اگر پہلا لفظ 'ی'، 'ع' اور مصمتی حروف
پر ختم ہو رہا ہو تو ان حروف کے نیچے اضافت زیر استعمال ہوتی
ہے جو /اے/ مصوّتے کا تلفظ دیتی ہے مثلاً:۔ ع

دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا۔

ع متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خونِ دل میں ڈبوئی ہیں انگلیاں میں نے

اضافت ہمزہ۔ اگر پہلا لفظ ہائے مختفی پر ختم ہو رہا ہو تو
اس پر اضافت ہمزہ لگانے سے مصوّتی تسلسل /آ + اے/ تلفظ
ہوتا ہے۔ مثلاً:۔ ع

نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

اگر پہلا لفظ 'ے' پر ختم ہو رہا ہو تو بھی ہمزے کی اضافت
استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً:۔ ع

اس مۓ تلخ کے دو گھونٹ لگانا سیکھو

نوٹ:۔ ہائے ملفوظی کے نیچے اضافت زیر لگتی ہے۔ مثلاً

ع دل کی بساط کیا تھی نگاہِ جمال میں

'ے' کی اضافت۔ اگر پہلا لفظ 'آ' اور 'او' مصوّتوں،
(الف، واؤ) پر ختم ہو رہا ہو تو آگے 'ے' بڑھا دیتے ہیں مثلاً:۔

ع شبِ وصال ادائے شوخِ جاناں شرمگیں نکلی

ع فرہاد نے اٹھایا تھا احسانِ جوئے شیر

نوٹ:۔ (۱) 'ے' پر ہمزہ لگانے کا بھی رواج ہے یعنی ادائے
شوخ، جوئے شیر۔

(۲) 'واو' جب نیم مصوّتے کے طور پر تلفظ ہوتا ہو تو اضافت
زیر لگتی ہے۔ جیسے:۔ محوِ خیال۔

ال کی اضافت:۔ عربی کے کچھ مرکبات میں 'ال' کی اضافت
استعمال ہوتی ہے۔ اگر مرکب الفاظ کا دوسرا لفظ ت ط د س ث
ص ذ ز ض ظ ش ل ن اور ر حروف سے شروع ہو رہا ہو
تو یہ مصمتے مشدّد ہو جاتے ہیں اور ان الفاظ سے قبل اضافت
کا لام 'تلفظ میں نہیں آتا لیکن 'الف' /ا/ مصوّتے کی آواز دیتا
ہے۔ مثلاً:۔ واجب التّعظیم، مافی الضّمیر، دار الشّفاء، باقی
حروف سے شروع ہونے والے الفاظ میں 'لام' کا تلفظ ہوتا ہے
مثلاً:۔ حبّ الوطن، واجب الادا، ناقص العقل، رسم الخط وغیرہ۔

نوٹ (۱) 'بالفرض' اور 'بالترتیب' جیسے الفاظ میں 'الف' /ا/
مصوّتے کی آواز دیتا ہے۔

(۲) 'فی الحقیقت' اور 'فی الوقت' جیسے الفاظ میں 'الف'
تلفظ میں نہیں آتا، لیکن 'الف' سے پہلے 'ی' /ا/
مصوّتے کی آواز دیتا ہے۔

(۳) 'حتی الوسع' اور 'علی الاعلان' جیسے الفاظ میں 'الف' سے
پہلے 'ی' /ا/ مصوّتے کی آواز دیتا ہے۔

(۴) 'بوالہوس' اور 'ابوالکلام' جیسے الفاظ میں بھی 'الف' تلفظ میں نہیں آتا لیکن 'الف' سے پہلے 'واؤ' /ا/ مصوتے کی آواز دیتا ہے۔

۱۳- اردو مصمتوں اور نیم مصوتوں کی فونیمی ہجائی مطابقت

معکوسی

معکوسی آوازیں عربی میں نہیں پائی جاتیں۔ اردو کی چھ معکوسی (تین ہکاری و تین غیر ہکاری) آوازوں کی نمائندگی کے لئے حروف پر 'ط' کا نشان لگا دیا جاتا ہے۔ اس طرح ٹ ڈ ڑ ٹھ ڈھ اور ڑھ حروف معکوسی آوازوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ہکاری

اسی طرح عربی میں ہکاری آوازوں کا بھی وجود نہیں ہے۔ اردو میں ہکاری آوازوں کے لئے علیحدہ حروف نہیں ہیں۔ اس لئے جن حروف میں ہکاریت پیدا کرنی ہوتی ہے ان میں 'ھ' جوڑ دی جاتی ہے۔ اس طرح گیارہ حروف۔ پ ب ت د ٹ ڈ ج چ ک گ اور ڑ میں 'ھ' کے اتصال سے علی الترتیب پھ بھ تھ دھ ٹھ ڈھ چھ جھ کھ گھ اور ڑھ وضع

کر لئے گئے ہیں جو ہکاری آوازوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

نوٹ: 'ھ' کا استعمال صرف ہکاری آوازوں کے لئے ہی استعمال کرنا چاہئے تاکہ 'بھار' اور 'بہار' یا 'گھر' اور 'گہر' جیسے الفاظ میں فرق کیا جا سکے۔ تحریر میں 'ل' 'م' 'ن' اور 'ر' کے ساتھ بھی 'ھ' جوڑی جاتی ہے، لیکن ان آوازوں یعنی 'لھ'، 'مھ'، 'نھ' اور 'رھ' کو فونیمی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

ہم صوت حروف۔

اردو کے کچھ فونیم ایک سے زیادہ حروف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مثلاً: 'ت' اور 'ط' /ت/ کی، 'س' 'ث' اور 'ص' /س/ کی، 'ز' 'ذ' 'ض' اور 'ظ' /ز/ کی، 'ح' اور 'ہ' /ہ/ فونیم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یعنی بولنے میں 'ت' اور 'ط' حروف کی ایک ہی آواز ہوتی ہے۔ دراصل یہ سارے حروف عربی میں علیحدہ فونیم ہیں لیکن اردو نے صرف ان حروف کو مستعار لیا ہے ان کی نمائندگی کرنے والی آوازوں کو نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم وہ سارے مستعار الفاظ جو عربی میں ان حروف سے لکھے جاتے ہیں اردو میں بھی اسی طرح لکھتے ہیں لیکن بولنے میں ان کی آوازوں میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ ذیل میں ایسے کچھ الفاظ ہیں جن میں ہم صوت حروف معنی میں فرق پیدا کرتے ہیں۔

ط/ت — طعنہ تانا، طعن تان، طابع تابع، طیار تیار، سطر ستر۔

س/ث — سانی ثانی، کسرت کثرت، اساس اثاث، ہسل مثل

س/ص سداصدا، سورت صورت، اسراف اصراف،
برس برص،
ث/ص ثواب صواب، نثر نصر، منثور، منصور۔
ز/ظ زن ظن، زہیر ظہیر۔
ذ/ظ نذیر نظیر۔
ز/ض روزہ روضہ، فزا فضا۔
ذ/ض ذم ضم، ذلالت ضلالت، حذر حضر۔
ح/ہ حل ہل، حمزہ ہمزہ، حاجی ہاجی۔

نیم مصوتے

'و' اور 'ی' نیم مصوتے ہیں لیکن مصوتوں کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

ذیل کے چارٹ ہیں اردو کے تمام مصمتی اور نیم مصوتی فونیم مع ترسیم و ذیلی ترسیم کے درج ہیں۔

ترسیم	ذیلی ترسیم			فونیم
	ابتدائی	درمیانی	آخری	
پ	پر	چُپا	چپ	/پ/
ب	بو	حَبَش	لب	/ب/
ت	تم	بتا	رات	/ت/
ط	طول	خطا	خط	
د	دِل	بدل	حد	/د/

ٹ	ٹوپ	کٹا	چٹ	/ٹ/
ڈ	ڈال	انڈا	سانڈ	/ڈ/
چ	چور	چچا	سچ	/چ/
ج	جام	سجا	حج	/ج/
ک	کام	شکر	تک	/ک/
گ	گل	پگلا	جگ	/گ/
ق	قلم	احقر	بق	/ق/
پھ	پھن	گپھا	×	/پھ/
تھ	تھن	متھا	رتھ	/تھ/
دھ	دُھن	آدھا	گدھ	/دھ/
ٹھ	ٹھن	روٹھا	روٹھ	/ٹھ/
ڈھ	ڈھول	نڈھال	×	/ڈھ/
بھ	بھال	کبھوا	کبھ	/بھ/
جھ	جھاڑو	مانجھی	مجھ	/جھ/
کھ	کھال	مکھن	ایکھ	/کھ/
گھ	گھر	مگھا	باگھ	/گھ/
ف	فن	کفن	کف	/ف/
س	سُن	پسا	بس	
ص	صبر	حصر	شخص	/س/
ث	ثمر	مِثل	عبث	
ز	زن	وزن	گز	

ذ	ذکر	مذاق	لذیذ	
ض	ضد	حضر	فرض	/ز/
ظ	ظلم	نظر	لفظ	
ش	شور	بشر	طیش	/ش/
ژ	ژال	مژگاں	ژاژ	/ژ/
خ	خبر	بخل	چرخ	/خ/
غ	غل	مغل	تیغ	/غ/
ح	حل	محل	طرح	
ہ	ہل	مہک	جگہ	/ہ/
م	مل	کیمرا	نم	/م/
ل	لو	قلم	پل	/ل/
ر	رات	برس	تر	/ر/
ڑ	×	بڑا	جڑ	/ڑ/
ڑھ	×	داڑھی	باڑھ	/ڑھ/
و	وار	ہوا	عضو	/و/
ی	یار	کیا	×	/ی/

۱۴- خطِ نسخ

اُردو میں کتابوں کی طباعت دو طرح سے ہوتی ہے۔ پہلے ہاتھ سے خوش خط لکھ کر بلاک بنائے جاتے ہیں، پھر ان کی کاپی نکالی جاتی ہے۔ حروف کی یہ تحریر نستعلیق ہے جو ہندوستان میں عام طور سے رائج ہے۔ دوسری تحریر ٹائپ میں ہوتی ہے جو نسخ کہلاتی ہے۔ دیگر ممالک میں عربی رسم الخط میں لکھی جانے والی کتابیں عام طور سے نسخ ہی میں چھپتی ہیں۔ ہمارے یہاں ابھی نسخ کا رواج نسبتاً کم ہے۔ اس لئے مبتدی نستعلیق سے تو بخوبی واقف ہو جاتا ہے لیکن جب اس کے سامنے نسخ میں چھپی کتابیں آتی ہیں تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کوئی اور زبان ہو۔ حالانکہ جس طرح انگریزی میں ٹائپ حروف اور ہاتھ سے لکھے جانے والے حروف کی شکلوں میں فرق ہوتا ہے کم و بیش وہی فرق نسخ اور نستعلیق میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان اختلافات کی طرف ہمارا دھیان نہیں جاتا، کیونکہ ہم بچپن سے ہی ایک ہی قسم کی چھپی ہوئی کتابوں سے مانوس ہوتے ہیں۔ اگر اردو میں بھی شروع سے ہی سبھی چھپی ہوئی کتابوں کو صرف خطِ نسخ میں پڑھنے کا انتظام ہو تو کوئی دشواری نہ ہو۔

چونکہ چھپائی کی حد تک ہمارے ملک میں دونوں تحریریں رائج ہیں اور ان دونوں میں کچھ فرق بھی ہے اس لئے ذیل میں نسخ تحریر میں استعمال ہونے والے حروف کے ذیلی ترسیم مع مثالوں کے

دے گئے ہیں تاکہ نستعلیق اور نسخ میں مستقل ذیلی ترسیموں کا فرق واضح ہو جائے۔

نوٹ:- اس چارٹ میں سبھی حروف اردو ٹائپ رائٹر کے لکھے ہوئے ہیں۔

نسخ حروف اور اُن کے ذیلی ترسیم

حروف	ابتدائی		درمیانی		آخری
ا					لا / جا
و					جو
د					بد (ـد)
ذ					اخذ (ـذ)
ڈ					اُجڈ (ـڈ)
ر					پر (ـر)
ز					جُز (ـز)
ژ					مژہ (ـژ)
ڑ					مُڑ (ـڑ)
ج	جال	(جـ)	بجا	(ـجـ)	حج
چ	چال	(چـ)	بچا	(ـچـ)	جچ
ح	حال	(حـ)	بحد	(ـحـ)	صُلح
خ	خال	(خـ)	بخار	(ـخـ)	پخ

حروف	ابتدائی		درمیانی		آخری
س	سال	(سـ)	بسر	(ـسـ)	بس
ش	شال	(شـ)	بشر	(ـشـ)	خش
ص	صد	(صـ)	بصرا	(ـصـ)	خالص
ض	ضد	(ضـ)	بضد	(ـضـ)	نبض
ف	فال	(فـ)	جفا	(ـفـ)	کف
ق	قلم	(قـ)	مقام	(ـقـ)	چق
ل	لڑ	(لـ)	قلم	(ـلـ)	قل
م	من	(مـ)	چمٹ	(ـمـ)	نم
ی	یم	(یـ)	عید	(ـیـ)	جی
ے	ایک	(یـ)	نیک	(ـیـ)	لے
ب	بم	(بـ)	جبل	(ـبـ)	لب
پ	پر	(پـ)	چپل	(ـپـ)	چپ
ت	تل	(تـ)	ستی	(ـتـ)	لت
ث	ثمر	(ثـ)	مثل	(ـثـ)	عبث
ٹ	ٹم	(ٹـ)	کٹی	(ـٹـ)	لٹ
ن	نم	(نـ)	جنم	(ـنـ)	سن
ک	کل	(کـ)	شکم	(ـکـ)	شک
گ	گام	(گـ)	مگر	(ـگـ)	جگ
ع	عید	(عـ)	بعد	(ـعـ)	شمع (ع)
غ	غم	(غـ)	چغد	(ـغـ)	تیغ (غ)

ہ	ھ	(ھ)	مہک	(ہ)	جگہ	(ہ)
ط	طوطی	(ط)	خطا	(ط)	خط	
ظ	ظلم	(ظ)	منظر	(ظ)	حفظ	

نوٹ :- (۱) نسخ کے حروف چپٹا پن لئے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ نستعلیق کے حروف نسبتاً گول یا قوسی ہوتے ہیں۔ ان حروف میں خوشنمائی پائی جاتی ہے اور یہ آرٹ کا بہترین نمونہ سمجھے جاتے ہیں۔

(۲) الف سے پہلے جب 'لام' آتا ہے تو 'الف' بائیں جانب تھوڑا سا ترچھا ہو جاتا ہے۔ جیسا لفظ 'لا' میں دکھایا گیا ہے۔ باقی حالتوں میں 'الف' سیدھا ہی رہتا ہے۔

(۳) 'د' اور 'ر' گروپ کے حروف جب جڑتے ہیں تو برخلاف نستعلیق کے اپنی شکلیں تبدیل نہیں کرتے۔ نیز 'د' گروپ کے حروف درمیانی سطر سے اوپر لکھے ہوتے ہیں جیسے :- بند جبکہ 'ر' گروپ کے حروف سطر سے نیچے تحریر ہوتے ہیں۔ جیسے :- پر۔

(۴) برخلاف نستعلیق کے 'ک' اور 'گ' حروف کا صرف ایک ہی ذیلی ترسیم ہوتا (ک) ہوتا ہے جو 'الف' اور 'لام' سمیت سبھی حروف سے پہلے یا درمیان میں استعمال ہوتا ہے۔

(۵) اسی طرح 'ن'، 'ی'، 'ے' اور 'ب' گروپ کے حروف کا بھی صرف ایک ہی ذیلی ترسیم (ﺑ) ہوتا ہے جو سبھی حروف سے پہلے یا درمیان میں استعمال ہوتا ہے۔

(۶) 'ع' اور 'غ' کا بھی صرف ایک ہی ذیلی ترسیم ہوتا ہے۔

(۷) 'ہ' کا ابتدائی ذیلی ترسیم 'ﮬ' ہوتا ہے اور آخری حالت میں جب 'ہ' جڑتی ہے تو اپنی پوری شکل کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

۱۵ - اصطلاحات

آخری	FINAL	بند	CLOSE
ابتدا	ONSET	بندشیہ (بندشی)	STOP (PLOSSIVE)
ابتدائی	INITIAL	بولی	DIALECT
اتصال	JUNCTURE	بین الاقوامی صوتی رسم خط	INTERNATIONAL PHONETIC ALPHABETS (I.P.A.)
اختتامیہ	CODA		
ارتعاش	VIBERATION		
ارتعاشیہ	TRILL	پچھلا	BACK
ارتقا	DEVELOPMENT	پہلوی	LATERAL
اصواتی	PHONOLOGICAL	پھونک	PUFF
اعضائے تکلم	SPEECH-ORGANS	تالو	PALATE
اقلی جوڑا	MINIMAL PAIR	تحدیدی فونیم	RESTRICTED (MARGINAL) PHONEME
اگلا	FRONT		
امتیازی	DISTINCTIVE	تخالف (تضاد)	CONTRAST
انفی	NASAL	تخالفی	CONTRASTIVE
انفیت	NASALISATION	تضاد	CONTRAST
انفیائی	NASALISED	تقابلی مطالعہ	COMPARATIVE STUDY
انفی جوف	NASAL CAVITY	تعداد ارتعاش	FREQUENCY
اونچا	HIGH	تکلمی صوت	SPEECH SOUND
بالائی	UPPER	تکمیلی تقسیم	COMPLEMENTARY DISTRIBUTION

English	Urdu
ARTICULATION	تلفظ
ARTICULATOR	تلفظ کار
ARTICULATORY PHONETICS	تلفظی صوتیات
FLAP	تھپکی
FLAPPED	تھپک دار
LETTER	حرف
ALPHABETS	حروف تہجی (ابجد)
GLOTTIS	حلق
GLOTTAL	حلقی
EPIGLOTTIS	حلق پوش
PHARYNX	حلقوم
PHARINGEAL	حلقومی
LARYNX	حنجرہ
SHORT VOWEL	خفیف مصوتہ
CLUSTER	خوشہ
MID/MEDIAL	درمیانی
DENTAL	دنتی (دندانی)
TEETH	دندان
BILABIAL	دولبی
DIPHTHONG	دوہرا مصوتہ
ORAL-CAVITY	دہنی جوف
VOCABULARY	ذخیرہ الفاظ
ALLOGRAPH	ذیلی ترسیم
ALLOPHONE	ذیلی فونیم
SCRIPT	رسم خط
SYLLABLE	رکن
SYLLABIC	رکنی
LANGUAGE, TONGUE	زبان
BACK OF-THE TONGUE	زبان کا پچھلا حصہ
MID - OF THE TONGUE	زبان کا درمیانی حصہ
BLADE OF-THE TONGUE	زبان کا پھل
TRACHEA (WIND PIPE)	سانس نالی
HARD PALATE	سخت تالو
PITCH	سُر
INTONATION	سُر لہر
AUDITORY-PHONETICS	سماعی صوتیات
ACOUSTICS PHONETICS	سمعیاتی صوتیات
CHEST-PULSE	صدری حرکت

English	Urdu
FRICATIVE	صفیری
PHONE (SOUND)	صوت
PHONETICS	صوتیات
VOCAL CORDS	صوتی تانت
PHONETIC-DISTRIBUTION	صوتی تقسیم
PHONETIC-FEATURES	صوتی خصوصیت
PHONETIC-ENVIRONMENT	صوتی ماحول
ARRESTING CONSONANT	ضبطی مصمتہ
MANNER OF-ARTICULATION	طرز تلفظ
MUSCLE	عضلہ
ORTHOGRAPHY	علم ہجا
PHONOLOGY	علم اصوات
LINGUA-FRANCA	عوامی زبان
FOOD PASSAGE (OESOPHAGUS)	غذا کی نالی
VELAR	غشائی
UNROUNDED	غیر مدوّر
VOICELESS	غیر مسموع
UNASPIRATED	غیر ہکاری
NON HOMOR-GANIC	غیر ہم مخرج
SUPRA-SEGMENTAL PHONEME	فوق قطعی فونیم
PHONEME	فونیم
PHONEMIC	فونیمی
PHONEMICS	فونیمیات
PHONEMIC-CONTRAST	فونیمی تضاد
PHONEMIC-STRUCTUER	فونیمی ساخت
PHONEMIC-ORTHOGRAPHY	فونیمی ہجائی
CORRESPONDENCE	مطابقت
SEGMENT	قطعہ
SEGMENTAL PHONEME	قطعی فونیم
CARTILAGE	کرّی
QUALITY	کیفیت
OPEN	کھلا
LIP	لب (ہونٹ)
LABIODENTAL	لب دنتی
ALVEOLUM (ALVEOLAR RIDGE, TEETH RIDGE)	لثہ (بالادنتی)
ALVEOLAR	لثوی
ALVEO-PALATAL	لث تالوی
LINGUIST	لسانی (لسانیاتی)
LINGUISTICS	لسانیات

اردو	English
لہات (کوّا)	UVULA
لہاتی	UVULAR
ماہر لسانیات	LINGUIST
مدوّر	ROUNDED
مرکب فعل	COMPOUN VERB
مرکزہ	NUCLEUS
مرکزی	CENTRAL
مستعار	BORROWED
مسموع	VOICED
مسموعیت	VOICING
مشروط	CONDITIONAL
مصمتہ	CONSONANT
مصمتی	CONSONANTAL
مصوتہ	VOWEL
مصوتی تسلسل	VOWEL SEQUENCE
معکوسی	RETROFLEX
معیاری زبان	STANDARD LANGUAGE
مطابقت	CORRESPONDENCE
مقام تلفظ	POINT OF ARTICULATION
مماثلت	ANALOGY
مماثل جوڑی	ANALOGUS PAIR
منتہا	PEAK
منتہائی امتیاز	PEAK OF PROMINENCE
نچلا	LOW/LOWER
نرم تالو	SOFT PALATE (VELUM)
نکاسی مصمتہ	RELEASING CONSONANT
نوک زبان	TIP OF THE TONGUE (APEX)
نیم مصوتہ	SEMI VOWEL
ہجائی	ORTHOGRAPHIC
ہکار	ASPIRATE
ہکاری	ASRIRATED
ہکاریت	ASPIRATION
ہم صوت	HOMOPHONOUS
ہم مخرج	HOMORGANIC

۱۶- کتابیات

اردو (۱) چند، گیان: 'لسانی مطالعے' نیشنل ٹرسٹ انڈیا، نئی دہلی۔ جنوری ۱۹۷۳ء

(۲) نارنگ، گوپی چند: اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو، آزاد کتاب گھر کلاں محل، دلی۔ دوسرا ایڈیشن جنوری ۱۹۶۲ء

انگریزی (۱) بلاک، برنارڈ اور ٹریگر، جارج ایل: 'آوٹ لائن آف لنگوسٹک انالیسس'۔ لنگوسٹک سوسائٹی آف امریکا، بالٹی مور، ۱۹۴۲ء

(۲) جونز، ڈینیل: این آوٹ لائن آف انگلش فونیٹکس ۱۹۵۶ء

(۳) خان، مسعود حسین: فونیٹک اینڈ فونولاجیکل اسٹڈی آف دی ورڈ اِن اردو، علی گڑھ

(۴) مشرا، بال گووند: ہسٹاریکل فونولاجی آف ماڈرن اسٹینڈرڈ ہندی، کارنل یونیورسٹی، یو۔ ایس۔ اے

(۵) زور، ایس محی الدین قادری: ہندوستانی فونیٹکس، ویلینوے، بینٹ جارجز ۱۹۳۰ء

ہندی (۱) تواری، اودے نارائن: 'بھاشا شاستر کی روپ ریکھا' بھارتی بھنڈار، پریاگ ۱۹۶۳ء

(۲) تواری، بھولاناتھ: 'ہندی دھونیاں اور ان کا اچارن' ستمبر ۱۹۷۳ء

(۳) مہروترا، رمیش چندر: ہندی دھونیکی اور دھونیمی۔

۱۶- کتابیات

اردو (۱) چند، گیان: 'لسانی مطالعے' نیشنل ٹرسٹ انڈیا، نئی دہلی۔
جنوری ۱۹۷۳ء

(۲) نارنگ، گوپی چند: اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو، آزاد کتاب گھر
کلاں محل، دلی۔ دوسرا ایڈیشن جنوری ۱۹۶۲ء

انگریزی (۱) بلاک، برنارڈ اور ٹریگر، جارج ایل: آؤٹ لائن آف
لنگوسٹک اناليسس۔
لنگوسٹک سوسائٹی آف امریکا، بالٹی مور، ۱۹۴۲ء

(۲) جونز ڈینیل: این آؤٹ لائن آف انگلش فونیٹکس ۱۹۵۶ء

(۳) خان، مسعود حسین: فونیٹک اینڈ فونولاجیکل اسٹڈی آف
دی ورڈ اِن اردو، علی گڑھ

(۴) مشرا، بال گووند: ہسٹاریکل فونولاجی آف ماڈرن اسٹینڈرڈ
ہندی، کارنل یونیورسٹی، یو۔ ایس۔ اے

(۵) زور، ایس محی الدین قادری: ہندوستانی فونیٹکس،
ویلینوے، بینٹ جارجز ۱۹۳۰ء

ہندی (۱) تواری، اودے نارائن: 'بھاشا شاستر کی روپ ریکھا'
بھارتی بھنڈار، پریاگ ۱۹۶۳ء

(۲) تواری، بھولا ناتھ: 'ہندی دھونیاں اور ان کا اچارن'
ستمبر ۱۹۷۳ء

(۳) مہروترا، رمیش چندر: ہندی دھونیکی اور دھونیمی۔